ہزاران سپاس بجناب باری عز اسمہ کہ رسالہ

عروس المومنین
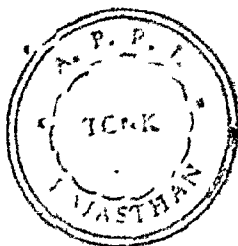
تصنیف مولوی محمد قطب الدین صاحب در مطبع دار السلام دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنای بی نہایت پاک پروردگار کے اور درود ان گنت رسول مقبول کردگار کے اور اونکی آل اطہار اور اصحاب ابرار کے عرض کرتا ہی مسکین محمد قطب الدین تلمیذ بی تمیز حضرت مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم کا بخشے اللہ اوسکو اور اوسکے ماباپوں اور اوستادونکو کہ اس ہند کے شہروں میں جو رسم عورۃ کے دوسرے نکاح کرنیکی اکثر لوگوں میں بسبب اختلاط ہنود کے معیوب ہورہی تہی بعضے دیندارونکو یہہ بات نہایت ناگوار تہی انہوں میں اونہوں نے چاہا کہ کسیطرح یہہ رسم بد یہانسے اوٹہہ جاوے اسلئے اونہوں نے استفتا کیا اور اوسکا جواب لکہا جامع صفات و کمالات مولوی حاجی حافظ احمد علی صاحب سہارنپوری نے کہ شاگرد ارشد حضرت

مولانا اسحق صاحب مرحوم کے ہین ساتھہ آیتون اور حدیثون اور
فقہ کی معتبر روایتون کے اور واقع ہین وہ جواب ایسا لکہا ہے
کہ مسلمانکو تو دم مارنیکی جای نہین رہی اگر کوی اپنی بدبختی سے
یہی کہے کہ مین شریعت رسول مقبول ہی کی نہین مانتا عیاذاً باللہ سے
تو بات ہی اور ہی والا مسلمان کلمہ گو ہین محمدی علیہ السلام کو تو
انکا رد نہ ملنے کی گنجایش ہی نہین اور یہہ فقیر کیا اوسکی تعریف کرے
خود جو دیکہیگا اوسکی خوبی معلوم کریگا کہ ہر لفظ سے اوسکے حق
ہی حق ظاہر ہو رہا ہی مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
پس بعد اوسکے تیار ہونیکے تمام علماء اس دیار نے اللہ تعالی رحم
کرے اوپر اور جاری کرے اوسکے سبب سے شریعت غرا کے احکام
کو نہایت پسند کیا اور اپنی مہرین اوسپر بلا حیل و حجت کین کیونکہ
ظاہر تہا اوسکا حق ہونا حجت کی کیا جگہ تہی لیکن چونکہ اوسمین عبارت
فارسی اور عربی تہی عوام مسلمان اوسکے سمجہنے سے محروم تہے اس
خیرخواہ خلایق نے عبارت فارسی کا مضمون جون کا تون ہندی
زبانمین لکہا اور عربی عبارتین بدستور رکہہ کر ترجمہ اونکا بہی ہندی مین

کردیا تا سب مسلمان اوس سے فائدہ اوٹہاوین اور بعضی جگہہ حاشیہ
پر کچہہ مضمون مناسب اوس مقام کے لکہے تا زیادہ ترغیب ہو اور
اول اوسکے ایک مقدمہ موئید اوسکا اور آخر مین ایک خاتمہ کہ گویا
تتمہ اوسکا ہی لکہا گیا اور نام اسکا عروس المومنین رکہا یا اللہ
ہم سب مسلمانونکو توفیق عطا فرما اسپر عمل کرنیکی کہ مقصود اسسے یہی ہے
مقدمہ سنا چاہیئے ای بہائیون کہ تمکو غور کرنا چاہیئے اسکے مضمون
مین کہ بغیر غور کئے حق بات سمجہہ مین نہین آتی اور پہر جہان تک
ہو سکے دوسرے نکاحون کے کروادینے مین سعی کرو تا کہ اس ثواب کے
مستحق ہو کہ جسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وعدہ فرماتی ہین
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ
مِائَۃِ شَهِیْدٍ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ یعنے ابو ہریرہ نقل کرتے ہین
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چنگل مارے میری
سنت پر وقت خرابی پڑ جانیکے میری امت مین پس اوسکو سو
شہیدونکا سا ثواب ملیگا نقل کی یہہ بیہقی نے اور روایت

مِنَ اَبِی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ
فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ
یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً
لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ
اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ
شَیْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ؛ یعنے فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے زندگی کوئی سنت میری سنتوں میں سے
کہ تحقیق متروک ہو گئی تھی بعد میرے پس بلاشبہ اوسکے لیے ہی ثواب
مانند ثوابوں اون لوگونکے کہ عمل کیا اُنہوں نے اوس سنت پر بغیر
اسکے کہ ناقص کرے اونکے ثواب میں سے کچھ اور جسنے نکالی بدعت
گمراہی کی کہ ناپسند ہی وہ اللہ و رسول کے ہوگا اوسپر گناہ مانند
گناہوں اونکے کہ عمل کیا اسپر نہیں ناقص کریگا یہہ گناہ اونکی گناہوں میں
سے کچھ نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نے ؛ پس خیال کیا چاہئے کہ کیا
ثواب ہی سنت پر چلنے اور اوسکے جاری کرنیکا اور کیا وبال ہی

بدعت یدکے نکالنے کا اب ضروریون مین چاہیے کہ حضرت کی سنت کو
دل وجان سے دوست رکھو تا اس بشارت مین بہی داخل ہو کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ
اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ یعنے جسنے دوست رکہا میری سنت کو پس بلاشبہ
دوست رکہا اوسنے مجکو اور جسنے مجکو دوست رکہا وہ میرے ساتھ
ہوگا جنت مین نقل کی یہہ ترمذی نے ؛ دیکہو تو کیا ثواب ہی حضرت
کی سنت کے دوست رکہنے کا کہ اوسکے مقابلہ مین سارا جہان ہیچ
ہی اگر ذرہ بہی کوئی شخص بزرگی رکہتا ہی تو اوسکی ہمراہی کو غنیمت
جانتے ہین چہ جائیکہ جن برداری حبیب رب العالمین کی نصیب
ہو ایسی جگہہ ایسا مزہ اس بات کا آتا ہی کہ اگر اسوقت حضرت کی
خدمت بابرکت مین حاضر ہوتے تو اپنی جان ومال سے قربان ہوجاتے
آپ پرسے کہ کیا خوشخبری سنائی ہی اللہم صل وسلم علیہ
دائما ابدا یا اللہ نصیب کر ہم سبکو یہہ دولت آمین رب
العالمین حیف ہی ہماری عقلون پر کہ حضرت کی راہ چہوڑ کر تو اس

ثواب سے محروم رہیں اور اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کر کر خرا
ہوں عقل کا اقتضا یہی ہی کہ تابعدار اللہ و رسول کے احکام کے
ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْکَیِّسُ مَنْ
دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ
نَفْسَهُ هَوٰهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
یعنے عاقل وہ ہی کہ فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے
واسطے ثواب ملنے بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے
نفس کو خواہش نفس کے اور آرزو کرے اللہ سے یعنے جنت کی نقل کیا ہے
ترمذی نے پس خواہش نفسانیکو چھوڑو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے تابع ہو جاؤ کہ آپ فرماتے ہیں لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی
یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ
یعنے پورا مومن نہیں ہوگا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہو خواہش
اسکی تابع میری شریعت کے نقل کی ہے شرح السنہ میں اور فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ
اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ

عَلَیْهِ یعنے نہیں ہو۔ امومن ہوگا کوئی تم میں سے یہانتک کہ ہووین
بہت پیارا اوسکے نزدیک اوسکے باپ سے اور اور دوسرے ا
سب لوگوں سے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے اور فرمایا آنحضرت صلے
اسعلیہ وسلم نے یَا أَیُّهَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ
إِلَی الْجَنَّةِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُکُمْ
بِهِ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ
إِلَّا قَدْ نَهَیْتُکُمْ عَنْهُ الْحَدِیْثَ یعنے ای لوگو نہیں ہی کوئی چیز
کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے اور دور کرے تمکو آگ
سے مگر وہ چیز کہ حکم کیا میں نے اوسکا اور نہیں ہی کوئی چیز کہ
نزدیک کرے تمکو آگ سے اور دور کرے تمکو جنت سے مگر وہ
چیز کہ منع کیا میں نے تمکو اوس سے ساری حدیث فرمائی کہ وہ
مشکوۃ کے باب التوکل والصبر مین مذکور ہی ؛ اور حضرت سید
عبدالقادر جیلانی رح فتوح الغیب مین فرماتے ہین کہ اس شرک سے
بہت لوگ غافل ہین کہ اپنی خواہش نفس کو معبود ٹہرا رکہا ہی
کہ اسد تعالی فرماتا ہی أَفَرَأَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ

کیا دیکھا تو نے اوسکو کہ جسنے اپنا معبود ٹھہرا رکھا ہی خواہش نفسانی کو اپنی اور بہت سی حدیثیں اور آیتیں ہیں ایسی ہی مضمون کی بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت
نادان کو کافی نہیں دفتر رسالہ ؛ غرض اس تمہید سے یہہ ہی کہ حضرت کی شریعت کے آگے کسیکی رعایت نکرو نہ بھائی کی نہ باپ کی نہ ماںکی نہ جورو کی نہ اور کسیکی تا پوری مومن ہو بعد مرنے کے کوئی کسیکے کام نہیں آینگا سوائے اپنے عمل کے الله و رسول کے احکام بجالانے میں اپنی عزت جانو اور اوسکے ترک میں ذلت غور تو کرو کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کے کیسے کیسے انعام و احسان ہیں ہمپر دین و دنیا میں اوسوقت کہ سب نفسی نفسی کرتے ہونگے حضرت ہی ہماری شفاعت کرواوینگے اور امتی امتی فرماتے ہونگے جب پلصراط پر گذرینگے حضرت پلصراط کے سرے پر کھڑے رب سلم سلم کہتے ہونگے اور بعضے امتیونکا یہہ حال ہے کہ مسنون چیز کو مثل دوسرے کلاح وغیرہ کے ناک کٹائی جانتے

ہیں باوجودی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
فَاِنَّ مِنْ سُنَّتِی النِّکَاحُ فَمَنْ اَحَبَّنِی فَلْیَسْتَنَّ
بِسُنَّتِی یعنے بیشک میری سنتوں میں سے نکاح بھی ہے
پس جو کہ محبت رکھے مجھسے تو چاہیئے کہ چلے میری سنت پر
بیان کیا اسحدیث کو امام غزالی نے احیاء العلوم میں واہ
کیا عقل ہی ایسی چیز کو کہ جسمیں سراسر فائدہ تمہارے دین
دنیا کا ہو ناک کٹائی جانکر اچھوتے ورنہ تکرار نہیں اور
کہ یہہ رسم ہنود ہی کی ہے اہل اسلام کو بچنا چاہیے اس سے کیونکہ
مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنے جو شخص کہ مشابہت
کرتا ہی کسی قوم کی وہ اونہیں میں سے ہوجاتا ہے
سمجھہ ہی کہ یہاں تکی ذلت کا تو ایسا خیال ہو اور جسمیں کہ آنکی
ذلت اور ناک کٹائی ہو اوسکا کچھہ بھی خیال نہو اور حقیقت
میں یہاں بھی تو عاقلوں کے نزدیک ذلت نہیں اور عوام احمقوں کا
کچھہ اعتبار نہیں پس بڑی ذلت تو ہیں کی ذلت ہی کہ میدان
محشر میں سب اولین و آخرین جمع ہونگے اور کوئی بیسیے میں

ڈوبا ہوا ہوگا اور کسیکے سینے تک پسینا ہوگا اور کسیکی کمر تک
اور کسیکے گھٹنوں تک اور کسیکے ٹخنوں تک وہان جو تمکو لا دیجیگے
اور کہینگے کہ کیسے مسلمان تہے دین محمدی مین کہلاتے تہے
اور نکاح سنتون کو معیوب جانتے تہے پس طرح بطرح کی خرابیان
اور ذلتین اوٹہاکر کفار کے ساتہ دوزخ مین داخل ہوسکے اور
وہانکا عذاب کہ بیان سے باہر ہی چکہو سکے جو ڈور اس نفسانیت
کو کہ تم مسلمان کہلاتے ہو مسلمان کے معنے یہی ہین کہ اپنی گردن
احکام شرع کے نیچے رکہدے کہ جو حکم ہو بدل و جان قبول
کرے کچہہ لمین میل نہو اوسکی طرف سے فرماتا ہی اسد تعالی
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ
أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ
يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنے
نہین ہی مومن مرد اور مومن عورت کو جبکہ حکم کرے اسد اور
رسول اوسکا کسی کام کا یہہ کہ ہو اونکو اختیار اپنے کام مین
اور جو کوئی نافرمانی کرے اسکی اور اوسکے رسول کی

پس یہا شبہ وہ گمراہ ہونا ظاہر پس ہرگز احکام شرع کے
مقابلہ مین کسیکی رعایت نکرے اور کسیکی تکلیف پہنچانے
کا خیال کرے یہہ جانے کہ دنیا چند روزہ ہی اور ہمیشہ وہان
رہنا ہی احکم الحاکمین کے سامنے جانا ہی وہان جگہ چون و
چراکی نہین فرمادیگا اوسدن اللہ تعالی لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے آج کسکی حکومت و
بادشاہت ہی کسیکی نہین واحد قہار ہی کی ہی ؛ کیا جواب
دوگے اوس شہنشاہ کے آگے دنیا مین ذرے سے حاکم
تو عہدہ برا ہو ہی نہین سکتے اور اگلے مؤمنونکے حال تو دیکہو
کہ کیا کیا حال ہوتے تہے آگ کی خندقو نمین ڈالے جاتے تہے
لوہی کی کنگہیاں بدنون پر پہیری جاتی تہین تیل کے کڑہاؤ مین
ڈالے جاتے تہے اور طرح طرح کے رنج اوٹہاتے تہے اور
پہر اپنے دین سے نہ پہرتے تہے تم اتنے ہی سے طعن و تشنیعہ
مین ایمان سے ہاتہہ دہو بیٹہے ہو اسکا خیال ہرگز نکرو کہ برادری
چہوٹ جاویگی تمکو تو خود ایسی برادری کو چہوڑنا چاہئے کہ

اسد تعالی فرماتاہی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یعنے نپاویگا تو اون لوگونکو کہ ایمان رکہتے ہیں اسد پر اور دن آخرة پر ساتہ اس صفت کے کہ دوستی کریں اون لوگون سے کہ مخالفت کی اسد کی اور اوسکے رسول کی اگرچہ ہون وہ مخالف باپ اون مؤمنون کے یا بیٹے اونکے یا بہائی اونکے یا کُنبے کے لوگ اونکے یہی لوگ ہیں کہ ثابت کیا اسدنے اونکے دلونمین ایمان اور قوة دی اونکو ساتہ فیض غیبی کے اپنی طرف سے اور داخل کریگا اونکو جنتون مین کہ جاری ہونگی اونکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگے اونمین راضی ہوا اسد

اونسے اور راضی ہوئے وہ اسد سے یعنے بسبب ملنے ثواب
آخرت کے یہی لوگ ہین جماعت اسد کی آگاہ ہو بلاشبہ جماعت
اسد کی وہی ہین مطلب کو پہنچنے والے ؛ حاصل آیت کا
یہہ ہی کہ مؤمن کو نچاہیئے کہ اسد کے مخالفون سے دوستی
کرین اگرچہ او نکے باپ وغیرہ ہون اور آنحضرت صلی اسد
علیہ وسلم نے ہی حب بیدا ور بغض بیدکو ایمانکی شاخ نمین
سے فرمایا ہی پس تمہارے ایمان کا مقتضا تو یہہ ہی کہ تم
خود ایسون سے انقطاع کرو اور اپنا ہم کفو نہ سمجھو کہ شرع مین
صالح کا فاسق کفو نہین ہوتا ہر نوع بہا ئیو جاگو خواب غفلت سے
اور و ہانکی فکر کرو کہ اسد تعالی فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا
اللهَ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۞ یعنے ای ایمان
والو ڈرو اسد سے اور چاہیئے کہ دیکھے ہر نفس اوس چیز کو
کہ آگے بہیجا کل کے لئے اور ڈرو اسد سے بلاشبہ اسد تعالی
خبر رکہتا ہی اوس چیز کی کہ تم کرتے ہو اور فرمایا ہی يَا أَيُّهَا

الذین

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط ای ایمان والو بچاؤ اپنے تئین اور
اپنے گہروالونکو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکے آدمی ہونگے
اور پتہر ہ پس ہرگز کسیکے کہنے پر خیال نکرو اور بیوہ ہو نا بیوہ
کو دوسرے نکاح کے کروانے مین خوب کوشش کرو خواہ
اپنے قرابتی کا ہو یا غیر کا ہرگز اسکو عار نجانو دیکہو استقاد
سے غور سے کہ اسکی آیتین اور حدیثین کیا کہہ رہی این یعنے
حکم کفر کا دیتی ہین اوسکے عار جاننے پر بچاؤ اپنا مدت اور اوس راہ
مین شیطان نے بڑی ہی جال پہلا رکہے ہین کسیکے دلمین تو یون
جما رکہا ہی کہ بیوہ بہن بیٹی وغیرہ کو بیٹہا رہنے دے اگرچہ جوان
ہی ہو عزت تیری اسیمین رہیگی دوسرا نکاح کیا اور ناک
کٹ گئی پس وہ تعلیم یافتہ شیطان کا اوس بیوہ کے خاوند کے
بہولونکے دن انکی پگڑی اوتار کر اوس بیوہ کے آگے کہڑا ہوتا
ہی اور کہتا ہی کہ اس پگڑی کی شرم تمہکو ہی وہ بیچاری تو اسی مصیبت
مین گرفتار ہو لی ہی کہتی ہی کہ اللہ ہماری تمہاری شرم رکہے

اور ہم تو خاک ہو چکے ہین بجا وے اسد اس خراب عقیدہ سے
کہ حضرت کی سنت کو یعنے نکاح کو کیسا برا جانتا ہی کہ اوسکی
کرنیکو بیحیائی جانتا ہی اور نہ کرنیکو حیا اسیکی بعضونکو یہہ سزا
ملتی ہی کہ وہ بیوائین حرام سے حمل گراتی ہین تہا تو بہین پکڑی
جاتی ہین واہ کیا شرم رکہی اگر اون بیچاریکو گہونٹ نہ رکہتے تو
کاہی کو اس خرابی مین گرفتار ہوتے آپ بہی ڈوبے اور
اور اوسکو بہی ڈبویا اورکسیکو شیطان کہتا ہی خبردار خوب
بند و بست رکہنا برادری مین کوئی دوسرا نکاح نہ کرنے پاوے
اور اگر کرنے لگے تو تم سب ملکر اوسکو برادری سے نکالدو بلکہ بعضے
نابکار نکال ہی دیتے ہین بعد کرنیکے اور ناتا رشتہ موقوف
کر دیتے ہین اوس سے اورکسیکو حیلہ بازی سکہاتا ہی کہ کسی
نہ کسی حکمت سے اوس نکاح کو موقوف کروا دیتا ہی اور آپ
الگ رہتا ہی مثل مشہور ہی کہ ہنس مین چنگی ڈال جما لو دور
کہڑی کسیکو یہہ بہانہ بازی سکہاتا ہی کہ وہ کہتا ہی صاحب
... کیا کردن اسکا دل ہی نہین چاہتا دلکی خواہش کو وہ بیچاری

ظاہر کیا کہ بے جانی ہی کر لے دے ہونے لگی کی وہ بیچاری دل ہوس کر چکی بیٹھی رہتی ہی والا کیا ممکن کہ عورت کو مرد سے نو حصہ زیادہ شہوت ہو اور پہر دل بہلا بے ایک بزرگ سے سنا ہی کہ ایک بڑہیا نے مرتے وقت برادری کو جمع کر کر کہا کہ بہائیو میں چہوٹی سی عمر سے بیوہ ہوئی ہی اور بیاس رسم کے نکاح میرا نہوا لیکن میرا یہہ حال تہا کہ رات کو جو چوکیدار بولتا تہا تو اوسکی آواز سنکر بہ غلبہ شہوت کا یہ حال ہوتا تہا کہ بے اختیار ہو کر دروازے تک دوڑی جاتی تہی اور کنڈی کہولتی تہی کہ اوس سے زنا کروں پہر حیا دامنگیر ہوتی تہی اور اللہ تعالی مجکو بچاتا تہا بہائیوں اسلئے مینے تم سبکو جمع کیا کہ یہہ رسم بد دوسرے نکاح نکرنیکی تم اوٹہا دو والا بڑے ہی بگڑے جاوسگے اور ہم تو رخصت ہوتے ہیں اب آگے تم جانو اور تمہارا کام انتہی کہیں شیطان یہہ فساد ڈلواتا ہی کہ اگر واسطے اجرا سنت کے برادری میں سے کوئی مرد دوسرا نکاح کرنیکا ارادا کرتا ہی کسی بیوہ

عورت سے تو اوسکی بیوی کا حمایتی کسیکو بنا کہڑا کرتا ہی وہ
اوسکی بیوی اور سسرال والونکو بہکا کر لڑائی جھگڑے ڈلوا
دیتا ہی اور آپ حمایتی بنتا ہی دلیلیں باطل درمیان میں
لاتا ہی کہ حضرت علی کرم تو آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ پر
دوسری بیوی لانے ہی نہ دی تو ایسا بڑا آیا کہ بیوی پر بیوی
اور لانے لگا سبحان اللہ کیا نا سمجہ ہی دیکہتا نہیں کہ اللہ تعا
فرماتا ہی مردونکو فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ یعنے پس نکاح کرو جسقدر
خوش لگیں تمکو عورتونمیں سے دو اور تین اور چار تو اسکا
اختیار اللہ صاحب نے مردونہی کو دیا ہی نہ عورتونکو عورت
کون چاہتی ہی کہ مجہپر سوکن آوے اور حضرت علی رضی عنہ کا
نکاح جو حضرت نے نہونے دیا تہا تو اسکا سبب ہی اور تہا
کہ وہ کافر کی بیٹی سے نکاح کیا چاہتے تہے آپ نے فرمایا
کہ بیٹی نبی اللہ کی اور بیٹی عدو اللہ کی ایک جا ہی نہیں جمع
ہو سکتیں اور بعضوں نے کہا ہی یہہ خصوصیت تہی حضرت

فاطمہ رضہ کے لیے کہ اونکے ہوتے حضرت علی رضہ اور جگہ نکاح
کریں وہ جاہل ہیں علم قرآن اور حدیث سے جو ایسی دلیلیں
باطل پیش لاتے ہیں اور حقیقت میں ساری یہ باتیں بازبان
ہیں تو دلمیں یہی ہی کہ ایسا ہو ویسا ڈر دوسرے نکاح نکرنے کی
ٹوٹ جاوے اللہ تعالی سبکے ظاہر و باطن کا حال خوب جانتا
ہی اوسکے آگے کسیکا فریب پیش نہیں چلتا اور بعضونکو شیطان نے
یہ وسوسہ ڈالکر تباہ کیا ہی کہ عربی لونڈیونکو اپنی لونڈیاں شرعی
جانکر گہونٹ رکہتے ہیں نکاح اون بیچاریونکے نہیں کرتے
اور راہ شرع سے وہ اونکی لونڈیاں نہیں ہیں مثل اور آزاد
عورتوں کے ہیں اور پہر یہہ اونکو اپنی لونڈیاں سمجھکر اونپر ظلم کے
وبال میں گرفتار ہوتے ہیں کہ نکاح نہیں کردیتے صحبت خود
حرام کاری کرتے ہیں بعضے باعث زناکاری اونکے پیشہ
ہیں کہ کسی اوسکے دہ خراب ہوجاتی ہیں سو جسقدر اونکے
ظلم اون بیچاریوں پر کرتے ہیں کیا حالت اونکے دلپر گذرتی
ہوگی چاہیے یوں کہ اونکے نکاح کردیا کریں اور اچھی طرح رکہیں اونکو

والا یہ بہی وبال مین گرفتار ہونگے اور شیطان نے ایک جاہل
عورتونکے لئے یہلا رکہا ہی کہ جو کوئی بیچاری دوسرا نکاح کرلے
تو اوسکو بدتر زناکاری سے جانتے ہین حتی کہ کہا نیاز حضرت
فاطمہ زہرا رضہ کا کہ اوسکو بیوی کا دانا بحسب عقیدہ فاسد لینے
سے کہتی ہین اور بیچاریکو نہین دیتیان جو عورتین تارک صوم
وصلوۃ ہون اونکو دین اور نہ دین تو اوسکو تدین سے
بہ بین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا ؛ کہین تو داون عورتون
ہی سکے دلمین ڈال رکہا ہی کہ ہرگز نکاح نہ کیجو زنا کرنا عورتونسے
مشغول ہوتا مردونکو گہورنا میلے تماشونمین گہر دستے پہرنا اور
نکرنا تو نکاح نکرنا وہ خبیثہ اپنی بڑی پارسائی جا نکر ساری عمر
جور وجفا طرح بطرح کی اپنے نفس پر اوٹہاتی ہی اور نکاح نہین
کرتی اور طرح بطرح کے وبالونمین گرفتار ہوتی ہی غرض بڑی ہی
بلا پہیل رہی ہی مسلمانونکو چاہیئے کہ اس رسالہ کو عورتونکو
ہی سناوین اور جاہل مردونکو بہی تا اونکو اللہ تعالی توفیق
اس کار خیر کی دے ایسا نہو کہ جیسے یہود آیۃ رجم وغیرہ کو چہپاتے

جیسے تم ہی اسکو چہپا رکہو اور اظہار حق نکرو کرا ایسا نہو تمہاری ناک کٹجاوے
بیت ہمارا کام کہدینا تہا یار و ؛ اب آگے چاہو تم مانو نمانو
بہائیوں اگرچہ یہ عرض اس عاجز کی ناگوار تو گذریگی کیونکہ خواہش
نفسانی کے خلاف ہی لیکن میں نے محض تمہاری خیرخواہی سے عرض
کی ہی اور حکم ہی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح قُلِ الْحَقَّ
وَاِنْ کَانَ مُرًّا یعنے حق بات کہدی اگرچہ کڑوی لگے اور فرمایا
ہی اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ یعنے مومن آئینہ مومن کا ہی یعنے جیسے
آئینہ چہرہ کا عیب دکہا دیتا ہی ایسے ہی مسلمانونکو چاہیے کہ بہائی
مسلمان کا عیب اسکو جتا دے اور اگر ہماری اس عرض کو قبول کروگے تو
انشاء اللہ تعالی بعد مرنیکے اسکی بہار پاؤگے بحمد اللہ تمام ہوا مقدمہ اب شروع
ہوتا ہی استفتاء یا اللہ ہم سبکو توفیق دے اسپر عمل کرنیکی آمین
رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین **سوال** دوسرا نکاح بیوہ عورتونکا
یا طلاق دی ہوئیونکا مشروع اور سنت ہی یا نہیں کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ اور فقہ سے بیان کرنا چاہیئے **جواب**

نکاح مطلق خواہ باکرہ خواہ بیوہ خواہ طلاق دی ہوئی کا مشروع
اور سنتوں تعبدی میں سے ہی یہانتک کہ اشتغال ساتہہ نکاح کے
افضل ہی گوشہ میں بیٹھنے سے واسطے عبادت نفل کے چنانچہ
صحیحین وغیرہ حدیث کی کتابوں میں وارد ہی کہ بعضے صحابہ نے واسطے
فراغ عبادت کے نکاح کے ترک کرنیکا قصد کیا تہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکے رد میں اونکو فرمایا أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا
وَكَذَا أَمَا وَاللهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ
أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ
رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ یعنے تم وہی ہو کہ کہا تہا تمنے
ایسا اور ایسا آگاہ ہو قسم خدا کی ملاشبہ میں بہت ڈرتا ہوں یہ نسبت
تمہارے اللہ سے اور بہت پرہیزگار ہوں بہ نسبت تمہارے لیکن
میں روزہ بہی رکہتا ہوں اور افطار بہی کرتا ہوں اور نماز بہی پڑہتا
ہوں اور سوتا بہی ہوں اور نکاح کرتا ہوں عورتوں سے پس جو کوئی
بے رغبت ہوا میری سنت سے پس نہیں وہ میری راہ پر اور اور
حدیث میں آیا ہی اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ

سنتی فلیس منی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نکاح میری سنت ہی پس جو کوئی بے رغبت ہوا میری
سنت سے پس نہیں میرے تابعداروں میں سے قال فی البحر
الرائق وہو سنۃ وعند التوقان واجب فالمراد
بہ السنۃ المؤکدۃ علی الاصح وصرح فی المبسوط
ایضا بانہا مؤکدۃ ومقتضاہ الاثم لو لم یتزوج
لان الصحیح ان تارک المؤکدۃ مؤثم ودلیل
السنۃ حالۃ الاعتدال الاقتداء بحالہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی نفسہ وردہ علی من اراد
من امتہ التخلی للعبادۃ کما فی الصحیحین ردا
لقولہ فمن رغب عن سنتی فلیس منی کما اوضحہ
فی فتح القدیر انتہی یعنے کہا بحر الرائق میں کہ نکاح سنت
ہی اور وقت غلبہ شہوت کے واجب ہی پس مراد اس سے
سنت مؤکدہ ہی بموجب اصح روایت کے اور تصریح کیا ہی
محیط میں ہی کہ تحقیق نکاح سنت مؤکدہ ہی اگر نکاح نکرے

تو گناہ لازم آتا ہی اسلئے کہ صحیح یہ ہی کہ تارک سنت موکدہ
کا گناہ گار ہوتا ہی اور دلیل سنت ہونیکی حالت اعتدال میں
پیروی ہی حضرت صلعم کی انکے فعل میں اور دلیل رد
کرنا ہی حضرت کا اوسکو کہ ارادہ کیا حضرت کی امت میں سے
الگ ہو بیٹھنا عبادت کے لئے جیسیکہ صحیحین میں ہی کہ رد کیا
آنحضرت نے ساتھہ قول اپنے کے پس جس شخص نے کہ سب غبتی
کی میری سنت سے پس نہیں وہ میری راہ پر جیسیکہ خوب بیان کیا
اسکو فتح القدیر میں تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور یہہ نکاح
ایسی سنت ہی کہ سنت ہماری نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی ہی
ہی اور سنت پہلے انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی ہی ہی جیسیکہ
وارد ہوا ہی اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ النِّکَاحُ وَالسِّوَاکُ
الحدیث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں سب
رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں نکاح کرنا اور مسواک کرنی
آخر حدیث تک اور دُر مختار میں ہے لَیْسَ لَنَا عِبَادَۃٌ
شُرِعَتْ مِنْ عَهْدِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی الْاٰنِ

تَرَتَّبْتُمْ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا النِّكَاحُ وَالْاِيْمَانُ یعنے ہین
ہی ہمارے سلئے کوئی عبادت کہ شروع ہو عہد آدم علیہ السلام
سے ابتک پہر ہمیشہ جنت مین بہی رہے مگر نکاح اور ایمان پس
معلوم ہوا کہ اس سنت پر اجماع انبیا علیہم السلام کا ہی اور
لایا ہی صاحب کنز کتاب نکاح مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِيْ وَدِيْنِ دَاؤُدَ وَسُلَيْمٰنَ
وَاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلْيَتَزَوَّجْ اِنْتَهٰى یعنے جو
کوئی ہووے میرے دین پر اور دین داؤد اور سلیمان اور
ابراہیم علیہم السلام پر پس چاہیے کہ نکاح کرے تمام ہوئی
حدیث ٭ باقی رہی ایک اور بات اور وہ یہ ہی ان دلیلو نسے
مطلق نکاح ثابت ہوا لیکن دوسرا نکاح بالخصوص ظاہر
نہوا اسلئے اب دلیلین دوسرے نکاح کرنیکی بہی کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے ذکر ہوتی ہین
اور توفیق چاہتا ہون اللہ سے پس جاننا چاہیے کہ جب زید
مونہہ بولے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نے اپنی

بی بی کو کہ زینب اونکا نام تہا طلاق دی حق تعالی نے آپ نکاح اونکا سرور کائنات صلعم سے کر دیا جیسے فرمایا اسد تعالی نے فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ مِّنۡہَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰکَہَا لِکَیۡ لَا یَکُوۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ حَرَجٌ فِیۡۤ اَزۡوَاجِ اَدۡعِیَآئِہِمۡ الآیہ یعنے پس جب پوری کر چکے زید زینب سے حاجت یعنے طلاق دی چکے نکاح کر دیا ہمنے تیرا اوس سے تا کہ نہو مومنوں پر تنگی بیچ حق بی بیون موہنہ بولے بیٹوں اونکے ساری آیت قربائی اور اور دلیل دوسری بی یہہ آیت وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ یعنے اور جو لوگ کہ مر جاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین بی بیان ٹہری رہوین وہ چار مہینہ اور دس دن پس جب پا ہوچین اپنی مدت کو یعنے عدت پوری کر چکین پس نہین گناہ تمپر اس امر مین کہ کرین وہ اپنے حق مین موجب شرع کے یعنے نکاح کر لین تو منع کرنا تمہین نہین پہونچتا اور اور دلیل

تیسری یہ آیت ہی عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا

یعنے شاید ہی کہ رب محمد کا یہہ معاملہ کرے کہ اگر طلاق دیدے محمد تمکو اپنی بیوی محمد کی تو بدل دیوے اوسکے لئے بیبیاں بہتر تمسے کہ مسلمان ہون ایمان والی ہون فرمان بردار ہون توبہ کرنیوالی ہون عبادت کرنیوالی ہون روزہ رکھنے والی ہون یا ہجرۃ کرنیوالی ہون خاوند دیکھی ہوئی ہون اور کواری ہون ف یہہ تین آیتین بنظر اختصار کے لکہی گئی ہین اور بہت سی آیتوں سے دوسرے نکاح کا اچھا ہونا ثابت ہوتا ہی ازانجملہ ایک آیت یہہ ہی وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

یعنے

جبکہ طلاق دو تم لی بیویکو پس ہو پہنچین وہ اپنی عدت کو پس مت منع کرو
اونکو یہہ کہ نکاح کرین اپنی خاوندونسے جبکہ آپسمین راضی
ہوں موافق شرع کے یہہ حکم کیا جاتا ہی اوس شخص کو کہ ہو تم
مین سے ایمان رکہتا ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کے یہہ بہت
پاکیزہ ہی تمہارے لئے اور بہت پاک کرنیوالا ہی اور
خدا جانتا ہی اور تم نہین جانتے ؛ پس جبکہ دوسرے نکاح
کے حق مین حق جل و علی نے فرمایا کہ یہہ بہت پاک کرنیوالا ہی
تمہارے لئے پس جو کوی اسکو عار و ننگ جانے معلوم ہوا کہ وہ شخص
خبیث الباطن ہی اور مانند سور کے نجاست سے اونسیت
رکہتا ہی اور گویا کہ حقیقت مین دعوا کرتا ہی کہ میرا علم اللہ کے
علم سے بالاتر ہی عیاذا باللہ منہ اور اور آیۃ یہہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالی
نے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهُ ط پس اگر طلاق دی مرد اپنی بیویکو پس نہین حلال ہے
وہ بیوی اوس مرد کو پیچہے اسکے یہانتک کہ نکاح کرے وہ اور
خاوند سے ؛ اس آیت سے بہی معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح

بی بیونکو حلال ہی اسلیئے کہ اگر حلال ہوتا تو حق جل و علی اوسکو
بیان اب ذکر فرماتا اور اور آیۃ یہہ ہی وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ
مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۞ یعنے جو لوگ کہ مرتے ہین تم مین سے اور چھوڑتے
ہین بی بیان بس چاہیئے کہ وصیت کرین اپنی بی بیونکے حق
مین کہ خبر لین ایک برس تک باہر نہ نکالین اونکو پس اگر وہ
آپ نکل جائین پس نہین گناہ تمپر بیچ اوس چیز کے کہ کرین وہ
اپنے حق مین موافق شرع کے یعنے نکاح دوسرا اور خدا تعالی
غالب ہی حکمت والا ۞ ابتدا اسلام مین ہی حکم تہا کہ مرد
کو چاہیئے کہ اپنی وفات کے قریب اپنی بی بی کے حق مین
وصیت کرے کہ ایک برس تک وارث اسکے اوسکی خبر
گیری کرین اور گہر سے نہ نکالین اور اگر وہ عورت آپ رضا
رغبت برس کے اندر باہر نکلے اور نکاح دوسرا بطور شرع کے

کرنے لڑکیکو اور لونڈیونسے اوسکی مالغت نہیں ہیہ جبھی ہوا
یہہ حکم برس دن کے رہنے کا منسوخ ہوا اور ایک برسکی
جگہہ چار مہینے دس دن معین ہوئے پس اس آیت میں
یہی حلت دوسرے نکاح کی بیوہ عورتونکے لئے ثابت
ہوئی اور اور آیت یہہ ہی وَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ
وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَكُوْنُوْا
فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
یعنے نکاح کردو بیوہ عورتونکا جو تم مین سے ہین اور نیک بختونکا
اپنے غلامون اور لونڈیونمین سے اگر محتاج ہین تو غنی کردیگا
اونکو اللہ تعالے اپنی فضل سے اور اللہ قدرت والا ہی جانتے
والا تمام ہوا فایدہ : اور ثبوت نکاح دوسرے کا سنت
قولی اور فعلی سے ثابت ہی ای پر سنت فعلی یہہ ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جن عورتونسے نکاح کیا سوا ئے حضرت عائشہ
کے بعضون نے ایک نکاح کیا تہا اور بعضون نے دو نکاح
پہلے نکاح کرنے سے آنحضرت صلعم کے ساتہہ اور آنحضرت

صلعم نے دوسرا نکاح اپنی دو بیٹیوں کا یعنے ام کلثوم اور رقیہ کا کیا کہ پہلے ابو لہب کے بیٹونکے نکاح مین تہین اور بعد اوسکے حضرت عثمان رض کے نکاح مین آئین یعنے آگے پیچھے نہ یہہ کہ ایکوقت دونو نکاح مین تہین چنانچہ معتبر کتابونمین مذکور ہی آئی ہو سنت قولی جیسے کہ روایت صحیح مسلم مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کی بیٹی کو بعد طلاق دینے خاوند اوسکے فرمایا کہ نکاح کر اسامہ بن زید سے اور سوائے اسکے بہت سی روایتین آئی ہین اس باب مین آئی پر ثبوت دوسرے نکاح کا فعل صحابہ سے یون ہی کہ منجملہ اونکے حال ازواج مطہرات کا اور حضرت کی صاحب زادیون کا ابہی بیان ہو چکا اور سوائے اونکے نکاح حضرت امامہ بیٹی زینب نواسی آنحضرت کی کا کہ بعد وفات حضرت فاطمہ کے پہلے حضرت علی رض سے ہوا اور بعد اونکی شہادت کے مغیرہ بن نوفل سے ہوا اور کہ سوائے اس نکاح امامہ کے حضرت امام حسن رض بیٹے حضرت فاطمہ رض کے سبہے ذکر کیا اسکو ابن عبد البر نے استیعاب

مین تفصیل سے اور ام کلثوم بیٹی فاطمہ رضہ کی بھی پہلے حضرت
عمر کے نکاح مین آئین پھر بعد وفات حضرت عمر رضہ کے
جعفر کے تینون بیٹون کے نکاح مین آئین آگے پیچھے قَالَ
ابنُ عَبدِ البَرِّ مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرِ ابنِ اَبِیطَالِب هُوَ
اَلَّذِی تَزَوَّجَ اُمَّ کُلثُومِ بِنتَ عَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ
رضہ بَعدَ مَوتِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُمَا اِنتَهیٰ
یعنے کہا ابن عبد البر نے محمد بیٹے جعفر کے پوتے ابیطالب کے
وہی ہین کہ نکاح کیا ام کلثوم بیٹی علی بن ابیطالب کی سے
بعد وفات عمر رضی اللہ عنہما کے تمام ہوا قول ابن عبد البر کا
اور سوا اسکے اکثر صحابہ کبار مین سے عورتون اور مردون نے
دوسرا اور تیسرا نکاح کیا ہی یہانتک کہ کسیکو امت مین
سے اسوقت تک اختلاف نہین ہوا ہی لیکن اکتفا صحابہ
مین سے ساتھ ذکر کرنے حضرت امامہ اور ام کلثوم کے اسی
بات کے لئے اختیار کیا تا کہ معلوم ہو کہ یہہ سنت اسلام کی
درمیان آل رسول علیہ السلام کے بعد وفات انحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی جاری رہی پس اب جو کوئی دعوی اپنی
نسب کا آل رسول اور اصحابہ کبار کے ساتھہ کرے اور اسکو
فخر اپنا جانے پھر اونکے افعال کو موجب ننگ اور ہتک عزت کا
آپسین گنے گویا کہ اس آیت کے مضمون مین داخل ہوتا ہی اِنَّهُ
لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ یعنے تحقیق وہ
نہین ہی تیرے اہل سے تحقیق وہ کام کرتا ہی برُے پناہ مین
رکہے اللہ اس سے اور وہ خوب جانتا ہی بہتریکو **سوال**
جب کہ مشروع ہونا عورتونکے دوسرے نکاح کا کتاب اور سنت
اور اجماع امت سے ثابت ہوا باوجود اسکے جس کسیکو بسبب
رسم کافرونکے کہ دوسرا نکاح عورتونکا عیب اور برا جانتے
ہین یہہ سنت خوش نہ آوے اور ننگ جانکر اوسکو ترک
کرے بلکہ اوسکے کرنیوالے سے دل سے بیزار ہو اس صورت
مین ایسا شخص کافر ہوتا ہی یا نہین اور بیوی اوسکے نکاح
سے باہر ہوجاتی ہی یا نہین **جواب** ترک کرنیوالا
سنت کا ننگ جانکر سب فقہا کے نزدیک مرتد اور کافر ہی

اور بیوی اوسکی اوسکے نکاح سے نکل جاتی ہی اور روایتیں فقہ کی اس باب میں اس حد کو پہنچی ہین کہ جمع کرنا اونکا دشوار ہی لیکن بحسب سند کے کئی ایک روایتیں اونمین سے لکھی جاتی ہین کہا عالمگیری مین مَنْ لَمْ یُقِرَّ بِبَعْضِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوْلَمْ یَرْضَ بِسُنَّةٍ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَدْ کَفَرَ یعنے جسنے - اقرار نکیا بعضے نبیون علیہم الصلوۃ و السلام کا یا نہ پسند کی کوئی سنت سنتون رسولونکی سے پس تحقیق وہ کافر ہوا اور اس روایت کو فصول عمادیہ اور بحر الرایق والے اور سوائے انکے بہی لائی ہین چنانچہ کہا فصول عمادیہ مین بیچ بیان الفاظ کفر کے مَنْ لَمْ یُقِرَّ بِبَعْضِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَوْعَابَ نَبِیًّا بِشَیْءٍ اَوْلَمْ یَرْضَ بِسُنَّةٍ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ کَفَرَ اِنْتَهٰی یعنے جسنے نہ اقرار کیا بعضے انبیا علیہم السلام کا یا عیب کیا کسی نبی کو ساتہہ کسی چیز کے یا نہ پسند کی کوئی سنت رسولونکی سنتونمین سے سلام ہو اونپر پس تحقیق

کافر ہوا تمام ہوا مضمون فصول عمادیہ کا اور بحر الرائق میں ہے
باب المرتد یکفر بعدم الاقرار ببعض الانبیاء
او عیبہ نبیا او عدم الرضاء بسنۃ من سنن المرسلین
صلوات اللہ علیہم اجمعین کذا فی الطوالع انتہی
یعنے کافر ہوتا ہی بسبب نہ اقرار کرنے بعضے انبیا کے اور عیب
کرنے سے نبی کے اور بسبب نہ پسند کرنے کسی سنت کے رسولونکی
سنتو نمیں سے رحمتین ہوں اللہ کی اون سب پر تمام ہوا مضمون
بحر الرائق کا ایسا ہی نقل کیا ہی طوالع مین پہلے غور کی جگہ ہی
کہ اس روایت کو معتبر کیا بڑی جنسا ہتدان الفاظ سے بیان کیا
کہ نہ پسند کرنا کسی سنت کا موجب کفر کا ہی چہ جائیکہ سبک جاننے
سنت کو اسواسطے کہ سبک جاننا سنت کا اس سے زیادہ
سخت ہی اسمین بطریق اولی کفر ہو گا جیسے کہ کہا بحر الرائق
مین یکفر باستخفافہ بسنۃ من السنن انتہی
یعنے کافر ہوجاتا ہی بسبب سبک جاننے کسی سنت کے سنتون
مین سے تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور یعنے سبک جاننے

ہین کہ ہلکا جانے اوسکو مثلا اوسکے دلمین گذرے یا زبان
سے کہے کہ اگرچہ یہہ امر سنت ہی لیکن مین نہین کرتا یعنے ترک
کرے اوسکو بی پروائی سے جیسے تصریح کی ہی سابہتہ اوسکے
ابن ہمام نے کہا بیچ حاشیہ ہدایہ کے بیچ باب نوافل کے
وَلَوْ تَرَكَ الْأَرْبَعَ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالَّتِيْ بَعْدَهَا اَوْ رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ قِيْلَ لَا تَلْحَقُهُ الْإِسَاءَةُ لِأَنَّ مُحَمَّدًا سَمَّاهُ تَطَوُّعًا
اِلَّا اَنْ يَسْتَخِفَّهُ فَيَقُوْلَ هٰذَا فِعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنَا لَا اَفْعَلُهُ فَحِ يَكْفُرُ انتہی یعنے اگر چھوڑین چار
رکعتین ظہر کے پہلی کی اور جو پیچہے اوسکے ہین یعنے سنتین ظہر کی
آگے پیچہے کی یا چھوڑین دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین کہا
بعضون نے نہین لایق ہوتی ہی اوسکو برائی اسلئے کہ حضرت محمد
نے نام رکہا اوسکا تطوع یعنی نفل مگر یہہ کہ سبک جانے اوسکو
پس کہے یہہ فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور مین نہین کرتا
اوسکو پس اب کافر ہو جاویگا تمام ہوا مضمون حاشیہ ہدایہ کا
پس اسر نکاح کے مقدمہ مین کہ رسم کفار کی پسند خاطر ہوئی ہی

اور سنت نبی علیہ السلام کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہی اور اوپر ہر ادنا
اور اعلی کے ظاہر اور ہویدا ہی کہ جس کسیکی بیٹی بن بیاہی یعنے
کواری جوان ہوگئی ہو اوسکا بیٹھے رہنا مانند پہاڑ کے نظر آتا
ہی اور زبان و دل سے اقرار کرتا ہی کہ جب تک اسکے کار خیر سے
خلاصی نہو گی سونا اور کھانا مجھکو خوش نہیں آتا اور اگر بعد ذبیح
کے بعد ایکدو روز کے رانڈ ہو جاوے تو اب چاہیئے تہا کہ فکر اوسکی
زاید تر بہ نسبت پہلے کے ہوتا اسلئے کہ اب خوف فتنہ کا زیادہ
ہی اور ایسے مقام میں ثواب سو شہید کے ملنی کی بہی امید ہی
لیکن چونکہ یہہ دوسرا نکاح بسبب رسم مقرری کفار کے
معیوب ہی اب اگرچہ ثبوت اس سنت کا کتاب اللہ اور
قول اور فعل نبی علیہ السلام کے سے اور فعل ازواج مطہرات
اور فعل آل نبی اور اصحاب نبی کے سے ہی بلکہ سنت انبیاء
سابقین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی ہی مگر ادا کرنے اس سنت کو
موجب ہتک عزت اور ننگ ناموس اپنی کا جانتا ہی یہانتک
کہ اگر اوس عورت سے زنا واقع ہو جاوے تو زنا کو اس سے

سبک ترجانتا ہی نہیں بہ نظر انصاف دیکھنا چاہیئے کہ یہاں تک
استخفاف سنت کا نرہا بلکہ نوبت برا جاننے اور حقیر جاننے کی
پہنچ گئی اب کیونکر نوبت کفر کی نہ پہنچے حالانکہ فقہا نے اس سے
کمتر میں فتوی کفر کا دیا ہی بالاتفاق جیسا کہ بحر الرائق اور عالمگیری
مین ہی وَيَكْفُرُ بِتَحْسِيْنِ اَمْرِ الْكُفَّارِ اِتِّفَاقًا حَتّٰى قَالُوا
لَوْقَالَ تَرْكُ الْكَلَامِ عِنْدَ اَكْلِ الطَّعَامِ حَسَنٌ مِنَ الْمَجُوْسِ
اَوْتَرْكُ الْمُضَاجَعَةِ حَالَةَ الْحَيْضِ مِنْهُمْ حَسَنٌ
فَهُوَ كَافِرٌ اِنْتَهٰى یعنے کافر ہو جاتا ہی بسبب اچھا جاننے امر
کفار کے بالاتفاق حتی کہ کہا ہی علماء نے کہ اگر کہا کسی نے کہ بات
نکرنی وقت کھانا کھانے کے اچھا ہی مجوس کے ہان یا نہ ساتھ سلانا
بیوی کا حالت حیض مین مجوس کے ہان اچھا ہی تو وہ کافر ہے
تمام ہوا مضمون بحر الرائق اور عالمگیری کا کون سی معصیت سنت
زیادہ اس سے ہو کہ دنیا مین وہ بہائی ہی سر پر رہا اور دائرہ
اسلام سے بہی خارج ہوا خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ
هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ یعنے ٹوٹا پایا دنیا اور آخرہ مین یہی ٹوٹا

ثوابا ظاہر نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا یعنے پناہ چاہتے ہین ہم اللہ سے اپنی نفسونکی برائیون
سے اور برے عملون اپنے سے کہا ملا علی قاری نے شرح فقہ
اکبر مین قال ابن الھمام وقد کفرا الحنفیۃ من واظب
علی ترک السنۃ استخفافا بھا او استقباحا کمن
استقبح من اخر جعل بعض العمامۃ تحت حلقہ
او احفاء شاربہ انتھی یعنے کہا ابن ہمام نے کہ تحقیق کافر
کہا ہی حنفیہ نے اوس شخص کو کہ مداومت کرے ترک کرنے
سنت پر ہلکا جانکر اوسکو یا برا جانکر جیسکہ برا جانے کوئی
اوس شخص کو کہ لپیٹے پیچ عمامہ کا نیچے حلق اپنے کے یا برا جانے
کسیکی پست لبین لینے کو تمام ہوا قول ملا علی قاری کا اور
یہہ جو بعضے لوگ کہتے ہین کہ بعضے لوگ ان شہرونکے اگرچہ
دوسرے نکاح کو عیب اور برا جانتے مین لیکن اوسکو بحیثیت
سنت کے نہین برا جانتے بلکہ بحیثیت رسم اور عرف کے برا
جانتے ہین پس یہہ برا جاننا برا جاننا سنت کا نہین ہی کہ اوسے

کافر ہو وے کہتا ہو نہیں کہ لازم آتا ہی اس سے کہ جو کوئی
امور شرعیہ کو کسی اور اعتبار سے عیب لگاوے اور نسبت برائی
اور حقارت کی کرے چاہیئے وہ شخص اس امر مین معذور ہو اور
گروہ حقیر جاننے والون امور شرعیہ کے سے خارج رہے یہہ توجیہ
اوسی قسم کی ہی کہ مثل مشہور ہی کہ ایک طالب علم نے اپنی بہائیکو
ماںکی گالی دی اور کہا اگرچہ مان تیری مان میری بہی ہی لیکن گالی
باعتبار تیری مان ہونیکے دیتا ہون نہ باعتبار اپنی مان ہونیکے
بلکہ باعتبار اپنی مان ہونیکے مین اوسکو مکرمہ اور واجب التعظیم
جانتا ہون الغرض جواب اوسکا یہہ ہی کہ اگر کوئی مصحف کے
ورقون پہ پیشاب کرے یا جانکر ازراہ حقارت کے نجاست مین
ڈال دی اور کہے کہ بہ حیثیت قرآن ہونے اور کلام الہی ہونے
کے یہہ کام واقع نہیں ہوا بلکہ بسبب دشمنی ان ورقونکی لکہنے
والیکے یا اونکے مالک کے فقط اوس حیثیت کلام الہی کے مین
اسکو اپنا دین وایمان جانتا ہون آیا یہہ شخص کافر ہوگا یا نہیں
اور یا کوئی نابکار اہانت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عضو

مبارک یا کپڑے شریعت کی کرے اور کہے کہ سب جاننا اور حقیر جاننا بحیثیت نبوت کے نہیں ہی بلکہ بحیثیت بشریت کے پس یہان اصلا گنجایش شک وشبہ کی نہین ہی کہ جب شخص بسبب حقارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اعتبار کرے وہ کافر اور واجب القتل ہو جائیگا بلکہ بدون قصد حقارت کے ہی اون لفظون مین کہ وہم حقارت کا دلاتے ہین بعضے عالمون نے فتوی کفر کا دیا ہی اور بیچ صورت قصد حقارت کے کسی وجہ کر ہو باتفاق علما کے کافر ہوگا جیسے کہ کہا فصول عمادیہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین وَمَنْ قَالَ مُحَمَّدٌ دَرْوِیشَکِ بُوْدْ اَوْقَالَ جَامِهٔ پیغمبرِ چِرکِنَاکْ بُوْدْ اَوْقَالَ کَانَ طَوِیْلَ الظُّفْرِ قِیْلَ یَکْفُرُ مُطْلَقًا وَقِیْلَ اِذَا قَالَ عَلٰی وَجْہِ الْاِھَانَةِ یَکْفُرُ اِنْتَھٰی ۔ یعنے جس شخص نے کہا کہ محمد صلعم فقیر تھے یا کہا کپڑا پیغمبر کا میلا تھا یا کہا کہ بڑے ناخون والے تھے بعضون نے کہا کہ کافر ہو جاتا ہی مطلق یعنے ارادہ اہانت کا کرے یا نکرے اور بعضون نے

کہا جب بطریق حقارت کے کہے تو کافر ہوتا ہی تمام ہوا مضمون
فصول عمادیہ کا اور کہا فاضل چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ
میں اَنَّهٗ قَدْ اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰی اَنَّ اسْتِخْفَافَ نَبِیِّنَا
عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِاَیِّ نَبِیٍّ کَانَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ کُفْرٌ سَوَاءٌ
فَعَلَهٗ فَاعِلُ ذٰلِكَ اسْتِحْلَالًا اَمْ فَعَلَهٗ مُعْتَقِدًا
لِحُرْمَتِهٖ لَیْسَ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ خِلَافٌ فِیْ ذٰلِكَ وَالَّذِیْنَ
نَقَلُوا الْاِجْمَاعَ فِیْهِ وَفِیْ تَفَاصِیْلِهٖ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ یُحْصَوْا
مِنْهُمْ اِمَامُ الْحَرَمَیْنِ وَغَیْرُهٗ وَقَالَ صَاحِبُ الشِّفَاءِ
اَنَّ جَمِیْعَ مَنْ عَابَ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَوْ اَلْحَقَ بِهٖ
نُقْصَانًا فِیْ نَفْسِهٖ اَوْ نَسَبِهٖ اَوْ دِیْنِهٖ اَوْ خَصْلَةٍ مِنْ
خِصَالِهٖ اَوْ عَرَّضَ بِهٖ اَوْ شَبَّهَهٗ بِشَیْءٍ عَلٰی طَرِیْقِ
السَّبِّ اَوِ التَّصْغِیْرِ بِشَانِهٖ اَوِ الْبُغْضِ مِنْهُ اَوْ
الْعَیْبِ فِیْ وَجْهِهِ الْعَزِیْزَةِ بِمَا یُسْتَخَفُّ مِنَ الْكَلَامِ
اَوْ عَیَّرَهٗ بِشَیْءٍ مِمَّا جَرٰی مِنَ الْبَلَاءِ وَالْمِحْنَةِ عَلَیْهِ
اَوِ اسْتَحْقَرَهٗ بِبَعْضِ الْعَوَارِضِ الْبَشَرِیَّةِ الْجَائِزَةِ

عليه والمعهود لديه فهو ساب له وحكمه ان
يقتل ولا يقبل توبته وهذا كله اجماع من العلماء وائمة
الفتوى من لدن الصحابة رحمهم الله الى الان هلم
جرا وممن قال ذلك ملك واحمد والليث واسحق
وهو مذهب الشافعي ومقتضا قول ابي بكر الصديق
ومثله قال ابو حنيفة واصحابه والثوري واهل الكوفة
والاوزاعي لكنهم قالوا هي ردة الى اخر ما قال ومن شك
ذلك في كفره فمن كفر وايضا قال والوجه الثاني
هو ان يكون في جهته عليه السلام غير قاصد للسب
والازراء ولا معتقد له ولكنه تكلم في جهته بكلمة
لا يليق بحاله وان ظهر بدليل حاله انه لم يتعمد
ذمه ولم يقصد سبه فحكم هذا الوجه حكم الوجه
الاول القتل انتهى مختصرا ؛ یعنے بلا شبہ اجماع کیا ہی
امت نے اسپر کہ سب کرنا ہمارے نبی علیہ السلام کا اور کسی
نبی کا انبیا میں سے کفر ہی برابر ہی کہ کرے اوسکو کرنیوالا اوسکا

حلال جانکر یا کرے اوسکو اس حال مین کہ معتقد ہو حرمت اوسکی کا
نہین ہی اسمین درمیان علما کے اختلاف اور جن لوگون نے نقل
کیا ہی اجماع اسمین اور تفصیلون اسکی مین بہت سی عالم ہین ان گنت
اونمین سے امام الحرمین وغیرہ ہین اور کہا صاحب شفا نے کہ تحقیق
تمام وہ لوگ کہ عیب کرین نبی علیہ السلام کو یا لگا دین حضرت کو
نقصان اونکے نفس مین یا نسب مین یا دین اونکے مین یا کسی
خصلت مین اونکی خصلتو نسے یا آوازہ پہینکین اوپر یا مشابہت
دین اونکو کسی چیز کے ساتھہ بطریق برا کہنے کے یا حقیر جاننے
شان اونکے یا بغض کے اونسے یا بطریق عیب کرنیکے بیچ چہرہ
مبارک کے ساتھہ ایسے کلام کے کہ باعث سبکی کا ہوتا ہی یا
عار لگا دین اونکو ساتھہ ایسی چیزونکے کہ اوپر گذری ہین قسم
بلا اور محنت سے یا حقیر جانے اونکو بسبب بعضے عارضون بشریہ
کے جو وارد ہوتے تھے اوپر اور مقرر ہیتے گئے تھے نزدیک
اونکے پس وہ برا کہنے والا ہی حضرت کا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ
قتل کیا جاوے اور نہ قبول کی جاوے توبہ اوسکی اور اس

سب پیرا جماع ہی علمار اور فتوی والے اماموں کا صحابہ کے وقت سے لیکر اب تک اور اون علما میں سے کہ کہا ہی اُنہوں نے یہ امام مالک ہین اور امام احمد ہین اور لیث ہین اور اسحق ہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور مقتضا ہی کلام ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور اسیکی مانند کہا ابو حنیفہ رح اور اونکے شاگردون نے اور ثوری اور علمار اہل کوفہ اور اوزاعی رح نے لیکن اُنہون نے کہا کہ یہہ مرتد ہو جاتا ہی آخر تک اوس چیز کے کہ کہا اور جو کوئی شک کرے اوسکے کفر مین پس تحقیق وہ کافر ہوا اور یہہ بہی کہا صاحب شفار نے کہ دوسری وجہ یہہ ہی کہ ہو وے آنحضرت علیہ السلام کی طرف نہ قصد کرنیوالا ایرائی کا اور نہ حقارت کا اور نہ اعتقاد رکہے اسکا ولیکن وہ کلام کرتا ہی اونکی طرف ساتہہ اوس کلمہ کے کہ لایق نہین ہی ساتہہ حال اونکے اگرچہ ظاہر ہو حال اوسکے سے کہ اوسنے نہین قصد کیا ہی حضرت کی مذمت کا اور نہ قصد کیا ہی حضرت کے برا کہنے کا پس حکم اس وجہ کا بہی حکم پہلی وجہ کا سا ہی کہ لازم آتا ہی قتل تمام ہوا مضمون چلپی کا بطریق

اختصار کے پس سنت رسول علیہ السلام کی کہ ثابت ہو ہئی ہو خبر دن
متواترہ سے اور آیتون قرآن سے مثل وانحروا الاایامی وغیرہ
کے جاوے برگذیدن برا جاننا اوسکو اور عیب گننا اوسکو کسی
طرح سے ہو کیونکر سبب کفر ہو ہو ورنہ وجہ فرق کی چاہیے بیان
کرنی حالانکہ علما نے بسبب ایسے لفظونکے کہ لازم آتا ہی اونسے
استخفاف کسی طرحکا حکم کفر کا کیا ہی جیسے کہ فصول عمادیہ میں ہے
رَجُلٌ قَالَ مَعَ غَيْرِهِ اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْسِجُ الْكِرْبَاسَ
فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ بس ما جولاہہ بچگان باشیم كَفَرَ لِاَنَّهٗ اسْتَخَفَّ
بِنَبِيِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي مَجْمُوْعِ النَّوَازِلِ لَوْ قَالَ چه کار
زید سبلت بست يَكْفُرُ لِاَنَّهُ اسْتَخَفَّ بِالسُّنَّةِ وَ
رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ لَوْ اَنَّ اَهْلَ بَلْدَةٍ اَجْمَعُوْا عَلٰى
تَرْكِ السِّوَاكِ قَاتَلْنَاهُمْ كَمَا نُقَاتِلُ الْكُفَّارَ وَيَكْفُرُ
لَوْ اَعَادَ الْاَذَانَ بِالْاِسْتِهْزَاءِ انْتَهٰى یعنے ایک شخص
نے کہا کسی اور شخص سے کہ آدم علیہ السلام بنتے تھے کپڑا بس کہا
اوس شخص نے تو ہم جولاہے بچے ہوئے کافر ہو جاتا ہے

اسلئے کہ اوسنے سبک جانا نبی علیہ السلام کو اور مجموع النوازل

مین ہی کہ اگر کہا کسی کام کی بہ نیت سو نہین تو کافر ہو جاتا ہی

اس لیے کہ اوسنے ہلکا جانا سنت کو اور روایت کیا گیا ہی محمد

بن مقاتل سے کہ اگر ایک شہر کے لوگ جمع ہو جاوین مسواک کے

ترک کرنے پر تو قتال کرینگے ہم اون سے جیسے کہ قتال کرتے

ہین ہم کافرون سے اور کافر ہوتا ہی اگر دوبارہ اذان کہے بیٹھے

کی راہ سے تمام ہوا مضمون فصول عمادیہ کا اور یہہ جو کہین شبہہ

پڑتا ہی کہ جو کچھہ کہ الفاظ کفر کے فقہا نے لکھے ہین تنبیہ اور ڈرانے

کے لیئے ہین نہ یہہ کہ کہنے والا اونکا حقیقت مین کافر ہو جاتا

ہی یہہ اشتباہ بیجا ہی اس لئے کہ فقہا لکھتے ہین کہ اگر ایک

کلمہ مین کئی وجہ کفر کی ہون اور ایک وجہ عدم کفر کی تو جبتک

کہ کلام کرنیوالے کے قصد مین وہی وجہ کفر کی متعین نہو حکم

اوسکے کفر کا نکرنا چاہیئے بلکہ باعتبار حسن ظن کے اور

بمقتضای حالت اسلام کے اوسی وجہ عدم کفر کو مراد اوسکی

جاننی چاہیئے پس باوجود اتنی احتیاط کے یہہ کیونکر فقہا سے

متصور ہو سکے کہ کافر کہنا روا رکھیں ڈرانیکے لئے جیسے کہ تصریح
کی ہی اوسکی بحر الرائق میں کہ کہا وَفِی فَتحِ القَدِیرِ وَمَن ھَزَلَ
بِلَفظِ الکُفرِ ارتَدَّ وَاِن لَم یَعتَقِدہُ لِلاِستِخفَافِ
فَھُوَ کَکُفرِ العِنَادِ وَالاَلفَاظُ الَّتِی یَکفُرُ بِھَا تُعرَفُ
فِی الفَتَاوٰی ثُمَّ قَالَ فَھٰذَا وَمَا قَبلَہٗ صَرِیحٌ فِی اَنَّ
الفَاظَ التَّکفِیرِ المَعرُوفَۃِ فِی الفَتَاوٰی مُوجِبٌ لِلرِّدَّۃِ
عَنِ الاِسلَامِ حَقِیقَۃً وَفِی البَزَّازِیَّۃِ وَیُحکٰی عَن
بَعضِ مَن لَا سَلَفَ لَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یَقُولُ مَا ذُکِرَ فِی
الفَتَاوٰی اَنَّہٗ یَکفُرُ بِکَذَا وَکَذَا فَذٰلِکَ لِلتَّخوِیفِ
وَالتَّھوِیلِ لَا لِحَقِیقَۃِ الکُفرِ وَھٰذَا کَلَامٌ بَاطِلٌ اِلٰی
اٰخِرِہٖ وَالحَقُّ اَنَّ مَا صَحَّ عَنِ المُجتَھِدِینَ فَھُوَ عَلٰی
حَقِیقَتِہٖ وَقَد کَفَّرَ الحَنَفِیَّۃُ بِاَلفَاظٍ کَثِیرَۃٍ وَاَفعَالٍ تَصدُرُ
مِنَ المُتَھَتِّکِینَ لِدَلَالَتِھَا عَلَی الاِستِخفَافِ بِالدِّینِ
کَالصَّلٰوۃِ بِلَا وُضُوءٍ عَمَدًا بَل بِالمُوَاظَبَۃِ عَلٰی تَرکِ
السُّنَّۃِ اِستِخفَافًا اَو اِستِقبَاحًا کَمَنِ استَقبَحَ

مِنْ اٰخَرَ جَعَلَ بَعْضَ الْبِیَانَۃِ تَحْتَ حَلْقَۃِ اَوْ اِخْفَاءَ سَاد
بِامْ انْتَھٰی یعنے فتح القدیر میں ہی کہ جسنے کبلی کی ساہد
لنٹ کفر سکے مرتد ہوا اور اگرچہ نہ اعتقاد کیا اوسکا از راہ سبک
جاننے کے پس وہ مانند کفر عناد کے ہی اور وہ الفاظ کہ
کافر ہوتا ہی آدمی بسبب اونکے معلوم کئے جاتے ہین فتاوٰن
مین پہر کہا بحر الرائق والے نے پس بہہ اور ماقبل اسکے
تصریح ہی ایسے مین کہ الفاظ کا ذکر جنکے کہ معلوم کئے گئے ہین
فتاوی مین سبب ہوتے ہین مرتد ہوجانیکے اسلام سے
حقیقت مین اور بزازیہ مین ہی کہ نقل کیا جاتا ہی بعضے سلے
اُستادون سے کہ وہ کہتا تہا جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا ہی فتاوٰں مین
کہ آدمی کافر ہوجاتا ہی ایسے ایسے لفظو نسے پس بہہ ڈرانے
کے لئے اور ہول دلانیکے لئے ہی نہ واسطے حقیقت کفر کے اور
یہہ کلام باطل ہی نقل کیا آخر تک قول بزازیہ کا اور حق یہہ
ہی کہ جو کچہہ کہ صحیح ہوا ہی مجتہدین سے پس وہ اپنی حقیقت
پر ہی اور تحقیق نسبت کفر کی ہی خفیہ سے بسبب بہت سے

لفظونکے اور اون افعال کے کہ صادر ہوتے ہین ہتک کرنے

والونسے واسطے دلالت کرنے اوپر نہیکے اور سبک جاننے دین

کے جیسے کہ نماز پڑہی بغیر وضو کے قصدا بلکہ نسبت کی ہی کفر کی بسبب ہمیشگی

کرنیکے اوپر ترک سنت کے سبک جانکر یا برا جانکر جیسے کہ اوس شخص

نے کہ برا جانا کسی شخص سے کہ بیٹہا تہا اوسنے پیچ پگڑیکا نیچے اپنے

حلق کے یا برا جانا پست کرنے مونچہونکو تمام ہوا مضمون بحرالرائق کا

اور بیچ فصول عمادیہ کے ہی رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَ اِحْلِقْ رَأْسَكَ

وَ اَقْلِمْ اَظَافِيْرَكَ فَاِنَّ هٰذَا سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ لَا اَفْعَلُ وَاِنْ كَانَ

سُنَّةً فَهٰذَا كُفْرٌ وَ كَذَا فِيْ سَائِرِ السُّنَنِ خُصُوْصًا فِيْ

سُنَّةٍ مَعْرُوْفَةٍ ثُبُوْتُهَا بِالتَّوَاتُرِ كَالسِّوَاكِ وَنَحْوِهٖ

اِنْتَهٰى یعنے ایک شخص نے کہا کسیکو کہ مونڈ اپنا سر

اور کتروا ناخون اپنے اسواسطے کہ یہہ سنت ہی رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اوس شخص نے نہین کرتا مین اگرچہ

ہو سنت پس یہہ کہنا کفر ہی اور اسیطرح بیچ تمام سنتون کے

مصرعا

خصوصا دستین کر ثبوت اوسکا تواتر سے ہی مانند مسواک کے

اور مانند اوسکے تمام ہوا مضمون فصول عمادیہ کا اور شرح فقہ

اکبر مین ہی وَفِی الْخُلَاصَةِ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ اَنَّهٗ

قَالَ بِحَضْرَةِ الْخَلِیْفَةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کَانَ یُحِبُّ الْقَرْعَ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا لَا اُحِبُّهٗ فَاَمَرَ

اَبُوْ یُوْسُفَ بِاِحْضَارِ النَّطْعِ وَالسَّیْفِ فَقَالَ الرَّجُلُ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِمَّا ذَکَرْتُهٗ وَمِنْ جَمِیْعِ مَا یُوْجِبُ الْکُفْرَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ فَتَرَکَهٗ وَلَمْ یَقْتُلْهُ اِنْتَهٰی اور خلاصہ مین

ہی کر روایت کیا گیا ابو یوسف سے کہ انہون نے کہا سامنے

بادشاہ کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تہے

کدو کو پس کہا ایک شخص نے مین تو نہین دوست رکھتا

اوسکو پس حکم کیا ابو یوسف نے واسطے حاضر کرنے چرسے

اور تلوار کے یعنے اوسکے قتل کرنیکے لیئے پس کہا اوس شخص

نے بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے اوس بات سے کہ ذکر

کی نیست وہ اور تمام ان چیزوں سے کہ لازم کرتے ہین کفر کو گواہی
دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود سواے اللہ کے اور گواہی
دیتا ہون مین کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے پس
چھوڑ دیا اوسکو ابو یوسف نے اور نہ قتل کیا اوسکو تمام ہوا
مضمون شرح فقہ اکبر کا اور مشکوۃ مین ہی عَنْ عَائِشَةَ رض
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ
لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِا
لْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ
اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ؎
روایت ہی حضرت عایشہ سے کہ کہا انہون نے فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھہ شخص ہین کہ لعنت کی مینے
اونکو لعنت کرے اللہ اونپر اور ہر نبی مستجاب الدعوات
ہی اول تو زیادہ کرنیوالا اللہ کی کتاب مین اور دوسرا جھٹلانیوالا

اسکی تقدیر کا اور تیسرا غلبہ کرنیوالا زبردستی سے یعنے
بادشاہ ظالم انجام کار اسکا یہہ ہوتا ہی کہ عزیز رکہتا ہی
اسکو کہ ذلیل کیا اسکو اللہ نے اور ذلیل کرتا ہی اسکو
عزت دی اسکو اللہ نے یعنے عزت دیتا ہی فاسقوں کو اور
ذلت دیتا ہی صالحوں کو اور چوتہا حلال کرنیوالا اللہ کے حرم
کا یعنے کرتا ہی حرم میں وہ چیزیں جو نہیں درست مانند شکار
وغیرہ کے اور پانچواں حلال کرنیوالا میری اولاد سے کہ اس
چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنے سید ہو کر حرام چیزوں کو حلال کرے
اور چھٹے چھوڑ دینے والا میری سنت کا نقل کی یہہ بیہقی نے
شیخ عبد الحق نے مشکوۃ کے ترجمہ میں بعد اس حدیث کے لکہا کہ
ترک کرنا سنت کا اگر بطریق سبکی اور حقارت اور کم توجہی
کے ہو تو کفر ہی اور لعنت محمول ہو گی حقیقت پر اور اگر ترک کرنا
سنت کا بطریق تقصیر اور کاہلی کے ہو تو گناہ ہی اور لعنت محمول
ہو گی تنبیہ اور شدت پر اور ایسا ہی ملا علی قاری نے مرقاۃ میں
لکہا ہی اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے

ترجمہ ہندی مین بیچ فائدہ آیت و انکحوا الایامی کے لکہا ہی
رسول نے فرمایا ای علی دیر نکر تین کام مین دیر نکر نماز فرض کا جب
وقت آوے جنازہ جب موجود ہو راند عورت جب مرد سے
اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دسے
اوسکا ایمان سلامت نہین تمام ہوئی عبارت شاہ عبد القادر
صاحب کی واللہ اعلم بالصواب کتبہ احمد علی السہارنپوری
عفی عنہ

احمد سعید فقیر احمد

الجواب صحیح
جعفری شہید محبوب ۱۲۳۷

الجواب صحیح
محمد قطب الدین ۱۲۵۵

الجواب صحیح
سید محمد نذیر حسین

قد اصاب المجیب
مملوک العلی عفی عنہ

خادم العلما محمد علی

الجواب صحیح
حفظہ ما کان سید محمد

الجواب صحیح
ہو الخالق ۱۲

نور الحق

محمد

الجواب صحیح
رحمت اللہ
الجواب صحیح
محمد نصیر الدین

الجواب صحیح
کتبہ ابو احمد

محمد منتی
اکرام الدین

المجیب مصیب
مفتی سید رحمت علی

محمد کریم اللہ ۱۲۸۳

سجاد بخش ۱۲۴۸

ابو عبد اللہ حسن
ما راہ المومنون حسنا

مواہیر علمای لکھنو وغیرہ

الجواب صحیح لاریب فیہ

اسد اور کینی
یادلی سنہ ۱۲

خادم احمد

لاریب فی جواز النکاح للمرأۃ المطلقۃ والتی مات زوجہا بعد انقضاء العدۃ وکونہ سنۃ وحکم العلماء بتکفیر المستہزء والمستخف بالسنۃ ومن یوہن النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نمقہ ابو البقا محمد عبد الحکیم غفرلہ الرحیم ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۳

محمد عبد الحکیم
ابو البقا ۱۲۴۲

نکاح المطلقۃ والتی مات زوجہا بعد انقضاء عدتہا شرعیۃ وستہزء السنۃ المؤکدۃ ومستخفہا کافر بحکم الفقہاء واللہ اعلم نمقہ عبد الحلیم تجاوز اللہ الکریم عن سیئاتہ بتفضل العمیم وعفی عنہ

محمد عبد الحلیم ۱۲

المجیب مصیب واللہ اعلم

یہہ غرض ہی کہ جب تمہر حال ترک سنت کا استخفا فا ظاہر ہوا
کہ کفر کو پہنچا تا ہی پس اب باوجود اسکے اس سے غافل رہنا
مسلمانوں کے حال سے بعید ہی اگر کچہہ اثر ایمان کا ہی تو قدم اللہ
کی رضامندی مین بڑہا دو اور اگر دنیا اور دنیا کے لوگ پیارے
معلوم ہوتے ہین تو جان لو کہ یہہ سب چند روز کے ہین پہر آخر کو
بجز حسرت اور ندامت کے کچہہ بن نہ پڑیگی اور یہہ بہائی
برادری جورو بیٹا کوئی کام نہ آویگا اور یہہ شیطان تمہارا دشمن
قدیمی رات دن اسی فکر مین ہی کہ مین تو بسبب سجدہ نکرنی
آدم کے دوزخی ہو چکا اوسکی اولاد کو بہی اپنا سا کر لون
چنانچہ اس ملعون نے حق تعالی سے قسمین کہا کر کہا ہے
کہ آدم کی اولاد کو دوزخی کر چہوڑ دونگا اور اونکی سیدہی
راہ مین بیٹہہ کر راہ سے بہگا دونگا اور وہ مردود تو یہہ
داعیہ رکہتا ہی کہ اولاد آدم سے ایک شخص کو بہی جنت
مین داخل ہونے دونگا اس لیئے حق تعالی فرماتا ہی کہ
شیطان تمہارا دشمن ہی تم بہی اوسے دشمن پکڑو اور نہی

ہمارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین اسقدر
امت کے حال پر مہربان ہین کہ تمام عمر اپنی زندگی مین اسی
فکر مین رہے اور بعد وفات شریف کے جو نامۂ اعمال پیش
کیئے جاتے ہین تو نامۂ اعمال گنہگار دیکے دیکہہ کر مغفرت
اونکی حق تعالی سے چاہتے ہین ایسا مہربان نبی کہ ہر طرحسے
اپنے اوپر تکالیف اوٹہائی اور خیر خواہی ہماری کرتے رہے
یہانتک جان فشانی کی کہ خود حق تعالی نے فرمایا کہ کیا تو اپنے
تئین ہلاک کردیگا اس لئے کہ لوگ ایمان نہین لاتے
گویا کہ مقصود آنحضرت کا یہہ تہا کہ ایک ہی اولاد آدم سے
دوزخی نہو اب یہان غور کی جگہہ ہی کہ شیطان تو اس دشمنی
مین لگ رہا ہی کہ ایک آدمی کو بہی جنتی ہونے دون اور
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے یہہ ظاہر
ہوتا ہی یعنے آپ چاہتے ہین کہ اگر قدرت پاؤن تو ایک
آدمی کو بہی دوزخی ہونے دون پس اب جای افسوس و حسرت
وانصاف ہی کہ ایسے دوست وخیرخواہ کی بات کو تو نہ مانین

اور ایسے دشمن جانی کی بات کو کر دین و دنیا مین جسکا انجام
بد ہوا مان لیوین پر ایسے افعالون پر قیامت کے دن کیا کیا
رسوائی ہوگی اور ایسی سمجھہ پر کیا کیا پشیمانیان پیش آوینگی
اور جن دنیا کے لوگونکو دوست سمجھہ کر اونکا کہنا مانا تھا
اور خدا رسول کی نافرمان برداری کر کر گمراہ ہوا تھا وہان پچتاوے
گا کہ کاشکے مین ایسونکو دوست نہ پکڑتا اور رسولکی راہ پکڑتا
جیسکہ خدا تعالے فرماتا ہی اپنی کلام مجید مین یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ
عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا
یَاوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ
الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ یعنے یاد کرا وسدنکو کہ جسدن کاٹ
کاٹ کہاویگا گنہگار اپنے ہاتہونکو غصہ کے مارے اور کہیگا ای
کیا خوب ہوتا کہ چلتا مین رسولکی راہ پر ای خرابی میری کیا اچھی
بات ہوتی جو نہ پکڑتا مین فلانیکو دوست بیشک اوسنے تو

بہکا دیا مجکو نصیحت سے بعد اسکے کہ پہونچی نصیحت مجہہ تک
اور شیطان انسان کو بڑا دغا دینے والا ہی اور کہے رسول
ای رب میری بیشک میری قوم نے اس قرآنکو چہوڑ دیا اور اللہ
جل شانہ نے شیطان کا قول بہی قرآن مین نقل فرمایا کہ وہ
کہتا ہی البتہ مین اولاد آدم کی سیدہی راہ بند کرکے بیٹہون
گا پہر آونگا اونکے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچہے سے
یعنے جس داون فریب سے کرین پڑیگا اونکی راہ پہلی
کاٹ دونگا پس اب جاننا چاہیئے کہ یہہ شہوت نفسانی وہ
محل فساد ہی کہ جسکے سبب سے شیطان نے پہلی امتون نے ابنیا کو
قتل کروادیا چنانچہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عورتین تو جال شیطان
کی ہین یعنے شیطان عورتونکے سبب سے بہت فساد کو برپا
کرتا ہی اسیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے باب
مین اتنی تاکید فرمائی کہ عبادت کے لئے بہی ترک نکاح نکرنے
دیا اور فرمایا کہ جسنے نکاح کیا آدہا ایمان اپنا بچا لیا اور
کہا ابن عباس رض نے نہین تمام ہوتا دین عابد کا مگر ساتہہ نکاح کے

حاصل یہہ ہی کہ قوی تر سامان گمراہی شیطان کا شہوت ترج
کی ہی اور علاج اوسکا نکاح ہی پس جب شیطان نے چاہا
کہ کسی طرح ایسی بلا مین ڈالون کہ جس سے دام شہوت مین گرفتار
رہین پہر سب کام آسان ہی جو چاہونگا سو کرونگا سو اسی لیے
یہہ بات لوگونکے دلمین ڈالدی کہ نکاح دوسرا کرنا ذلت اور
رسوائی ہی پس جاننا چاہیے کہ عورت جوان کا بے نکاح رہنا
ایسا فتنہ ہی کہ کوئی داؤ شیطان کا اسکے برابر نہین چنانچہ مسلم
مین روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق ابلیس اپنا تخت پانی پر بچہاتا ہی پہر اپنی لشکر کو لوگونکے
بہکانیکے لئے بہیجتا ہی اور جو بڑا فتنہ مین ڈالنے والا ہوتا ہے
اوسیکی شیطان کے نزدیک بڑی قدر ہوتی ہی جب آتا ہی
کوئی اوسکے پاس اور کہتا ہی کہ ایسا ایسا کام مینے کیا یعنے
کسی سے چوری کروادی کسی سے جہوٹ بلوا دیا تو شیطان جواب
مین کہتا ہی کہ یہہ تو کچہہ بڑا کام نہین کیا یہانتک کہ پہر کوئی
اونمین سے آکر کہدیتا ہی کہ مینے جورو خاوند مین تفرقہ ڈالدیا

یہ سنکر اوسکو گلیسے لگا لیتا ہی اور کہتا ہی کہ آفرین تو اچھا بیٹا ہی یعنے تونے وہ کام کیا کہ جسکے سببسے سب کام کی جڑ بندہ گئی یعنے درصورت جدائی مرد وعورت کے سارے کام کرو اپنے آسان ہوگئے پس اسیطرح ہندوستان مین ایسا جال بچھایا کہ ایک محض بیوقوفی کی بات کہ نکاح رانڈ عورت کا کرنا رسوائی ہی ذہن مین ڈالکر انکو اپنا ساتہی قابل دوزخ کے کرلیا حق تعالے اپنے حبیب کی برکت سے اوس لعین کے فتنہ سے سب مسلمانونکو محفوظ رکہے آمین رب العالمین اور اگر ذرہ بہی غور کی جاوے تو یہہ سمجہین کہ اگر نکاح کرنے مین رانڈ عورت کے کچہہ بہی ذلت ہوتی تو کوارمی کے نکاح مین تو ناک بالکل ہی کٹ جاتی اسلئے کہ اوس بیچاری کو پہلے پہل غیر مرد کے پاس بہیج دینا زیادہ تر شرم کی بات ہی مگر اوسکو کوئی شرم نہین جانتا بلکہ ہزار خوشی کے ساتہہ محفلین جماکر کواری لڑکیونکا نکاح کردیتے ہین بلکہ اوسمین طرح طرحکی رسوم بد معلومہ فاحشہ بیحیائی کی کرتے ہین کہ دنیا اور عقبی کے نزدیک بری اور بیحیائی کی ہین اور

اور چہوڑنا اونکا فرض دواجب ہی پہر اونکا نکاح نکرنا اور
اوسکو ذلت سمجہنا ہرگز عقل کی بات نہین بعض شیطان کے دہوکے
مین آگئے اور سوائے ہندوستان کے کسی ملک مین یہہ رسم
ہے کہ جسمین دین و دنیا کا ضرر ہو نہیں ہی جو لوگ کہ اپنی عقل اور
دانشمندی پر نازان ہین یہان آکے اونکی عقل پہ پردہ
ڈال دیا ہی کہ باوجودی کہ آخرت ہاتہہ سے جاوے اور دنیا
مین بہی سراسر زیان ہوا اور اپنے دلمین بہی سمجہین بلکہ بعض
اوقات زبان سے بہی کہہ بیٹہین مگر کیا ذکر ہی کہ عمل مین لادین
کچہہ ایسا شیطان دلیر عادی ہوا ہی کہ بس ابہرنے ہی نہین
دیتا اور عجب تر یہہ ہی کہ بعضے لوگ جو خیال دینداری کا
رکہتے ہین اور بہت سے کام دین کے کرتے ہین مثلا نماز
پنجگانہ جماعت اول مین ادا کرتے ہون اور بدعات اور
مفاسد دین کے سے اپنے آپ کو دور رکہتے ہون اور اپنی
مجلسونمین ذکر اللہ اور قال اللہ و قال رسول اللہ کا چرچا
رکہتے ہون اور جو کبہی ذکر فرعون وہامان کا آجاوے تو

تو کہین اوس سا بیوقوف اور کہا کون ہوگا کہ آخرت کو بدلے
دنیا کے برباد کیا اور ابوطالب کے حال پر ہزارون حسرتین اور
افسوس اوٹہاوین کہ ذرہ سی شرم دنیا کے لئے عذاب دائمی
اپنی سر پر لیا اور یہہ نہین سمجہتے کہ ہم بہی اوسی مصیبت مین
گرفتار ہوئے کل کو بعد مرنیکے اپنے اوپر بہی بہت حسرتین
اور ندامتین گذرین گی بلکہ فرعون و ہامان سے بہی بیوقوفی
زیادہ بڑہ گئی کیونکہ اوسکو حشمت دنیا نے دین حق پر نہ آنے
دیا اور تمکو باوجود دعوی دین کے اور برحق جان لینے رسول
کے اور سراسر نفع دین ودنیا کے ایک ذرہ سے خیال نے
کرو بہی آپ تمنے محض حماقت سے کافرونکو دیکہکر اختیار
کرلیا اتباع سنت سے روک دیا بلکہ کافر بنادیا کیونکہ اسلام کے
معنے تو یہہ ہین کہ سارے احکام مان لین نہ یہہ کہ بعضے مان لین
اور بعضے نہین اگر بعضے احکام مان لینے کفایت کرتے تو
کفار مکہ کے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے کہ
تم ہمارے بتونکو برا مت کہو ہم بہی تمہارے خلاف نکرینگے

ایسے لوگ کے حال مین حق تعالی فرماتا ہی اَفَتُؤْمِنُوْنَ
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ یعنے
ایمان لاتے ہو تم تھوڑے سے قرآن پر اور انکار کرتے ہو بعض کا
پس نہین سزا ایسی شخص کی مگر رسوائی دنیا اور دن قیامت کے پھینکے
جائینگے بڑے عذاب مین اور اللہ غافل نہین ہی تمہارے کامون
سے یہہ وہی لوگ ہین کہ لے لیا اُنہون نے دنیا کو آخرۃ کے
بدلے پس نہین ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب آخرت کا
اور نہ کوئی مدد پہنچی گی ف سو اب یارو ذرا فکر تو کرو کہ ابوطالب
پر حسرت کرتے ہو کہ وہ بسبب عار کے آنحضرت پر ایمان نلایا
اور آپ اوس سے کمتر امر مین دوزخی ہوئی جاتے ہو عقلین
تمہاری کہان سلب ہوگئین ہین سچ ہی یہہ شیطان تمہارے

حق مین وہ بہان مستی ہوکر ملا ہی کہ دیکہتی آنکہون پر پردہ ڈال دیا ہے
ذرہ غور تو کرو جس کسیکی لڑکی کواری جوان ہو کیا بابت ہی کہ
اوسکا بیہار ہنا بہار سے زیادہ معلوم ہوتا ہی سوا اسکی نہین
کہ یا تو یہہ فکر ہی کہ اوسکو حاجت خاوند کی ہی بدون خاوند کے
اوسکی جان پر تہمت ہوگا یا یہہ کہ فاحشہ اور بدکار نہو جاے یا یہہ کہ
کہانا اور کپڑا اوسکا دشوار پڑا ہی پہر بتقدیر بعد رانڈ ہو جانیکے
یہہ سب کام دوبالا ہو جاتے ہین اور اوس بیچاری پر یہہ
نئی مصیبت آن پڑتی ہی کہ جب تک کواری تہی توقع خلاصی کی
اس عذاب سے رکہتی تہی اب رانڈ ہوکر امید بہی گئی پس
یہی وجہ ہی کہ زبان سے کہتی ہی کہ مین جیتے ہی جی مرگئی اگر
مرجاتی تو اچہا ہوتا اور جو کچہہ حال اس رنج کا اوسکے دلپر گذرتا
ہی وہی جانتی ہی کہ وقت جوش شہوت نفسانی کے عقل زایل
ہو جاتی ہی لیکن کچہہ ہو نہین سکتا تو اب غور کی جگہہ ہی کہ اولاد
سے پیار دنیا مین اور کچہہ نہین ایک ذرہ سے خیال خام عار کے
نے اوسکو ہی کس عذاب مین گرفتار کر دیا اور آپ اوسکی چاپلوسی

اور

اور خاطرداری مین طرح بطرح کے رنج اوٹھاتے ہین کہ اسکو
کہین نکاح کرے پس اب یہہ تو کہو کہ کونسی وجہ پیش آئی کہ
چار دن پہلے اسقدر اوسکے نکاح کی فکر تہی اور اب اسقدر اوسکی
روک ہوئی کہ اگر دل مین یہی خیال گذرتا ہی تو دل ہی بگڑ جاتا کہ
حالانکہ یہہ عار ہی تو اپنی ہی لگائی ہوئی ہی کوئی ہندو کافر
کسیکو عار دلانے نہین آتا ایک محض رسم ہیچ دلو مین یہہ
گئی ہی کہ اوسکے پیچہے لگ کر دین دنیا کو کہو دیا کیونکہ دین کا حال
تو جواب استفتاء سے ظاہر ہوچکا کہ اس رسم کے عار سمجہنے والے
کافر ہوجاتے ہین اور دنیا کا نقصان ظاہر ہی کہ اوسکے کہلانے
پہنانے وغیرہ خبرگیری مین کیسی کیسی مشقت و محنت اوٹہاتے
ہین جو ابوطالب کو پیش ہوا تہا کہ اثر النار علی العار یعنے
اختیار کیا آگ کو عار پر سو تمنے ہی سارے دعوے ایمان کے اور
محنت عبادتونکی ذرہ سے خیال پر کہو دین مگر یہہ جانو کہ یہہ
وبال اوس بیچاری کا تمپر پڑا کہ اوسکو تو نکاح نہین کرنے دیتے
مگر تمہاری بی بیان ہی نکاح سے نکل گئی ہین بار ہی تمکو کچہہ فکر

نہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایمان بہی بحسب رسم کے لائے
ہو اور عبادت بہی بموجب رسم کے کرتے ہو ورنہ ایمان اصلی کا
تو مقتضا یہہ ہی کہ اگر سارا جہان برا کہے تو بہی اپنی دین کی بات
نچہوڑے ایسے لوگونکے حق مین صادق آتی ہی یہہ آیت کہ فرمایا
حق تعالی نے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ
لَا یُفْتَنُوْنَ یعنے کیا جانا لوگون نے کہ اتنی ہی بات
سین چہوٹ جائین گے کہ زبان سے کہہ لین کہ یقین لائے ہم اور
جانچے نجائین گے اور بعضے لوگ ایسے ہین کہ دلمین انکی ننگ
اور شرم نکاح ثانی کی بیٹہہ رہی ہے اگر خیال ہی نکاح کا گذرے تو
دل بگڑا جاتا ہی مگر واسطے جواب دہی ظاہری کے کہتے ہین کہ
نکاح کرنا تو فرض نہین ہی جسکا دل چاہے کرے اور جسکا دل نہ
چاہے نکرے پس اب خواہ نخواہ رانڈ کو کہنا کہ تو نکاح ہی کرلے
دل چاہے یا نہین زبردستی کرنی ہی اور اگر اوس عورت کا
دل چاہتا تو ہمسے بیان کرتی اور جبکہ ہمسے وہ خود نہین کہتی تو کیا
گلے پر چہری رکہہ کر اوسکا نکاح کردین زور سے تو شریعت مین

نکاح کر دیا نہیں آیا ایسی باتیں دنیا میں بنا لینی آسان ہیں اللہ
تعالی کے سامنے کام نہ آوینگی کہ وہ دل کی باتیں جانتا ہی کہ کونسی
وجہ سے ودر نہ اللہ نہیں کبھی ہم یوں پوچھتے ہیں کہ جس شخص کے
بیوی مرجاوے اوسکو تو کبھی اس بات پر نہیں چھوڑ دیتے کہ اوسکا
دل چاہیگا تو آپ سے بیاہیگا اور نہ ہم گلے پر چھری رکھکر کیونکر نکاح
کر دیں بلکہ اوسکو آپ سے سو سو مرتبہ کہتے ہو اور اگر ذرہ
بھی انکار کرے تو مجلسیں جما جما کر اور اپنے بیگانے سے کہلا کر
مستعد نکاح ثانی کا کرتے ہو یہانتک کہ ماں کہتی ہی کہ اگر میرا
کہنا نہ مانیگا تو میں دودہ نہیں بخشنے کی حالانکہ مرد کو بدون عورت
کے وہ مصیبت و لاچاری درپیش نہیں آتی جو عورت کو بدون
مرد کے اور مرد کو نکاح کے لئے آپ سے کہتے ہیں بلکہ طلب کرتی
ہیں اتنی شرم نہیں کہ بچتی عورت کو با این ہمہ اوسکو تو
سمجھا سمجھا کر نکاح پر لانا اور اوس بیچاری مصیبت زدہ کو
سمجھانا تو درکنار سامنے اوسکے تجویز نکاح کا ذکر کرنا بھی
کیسا تو کرہی یہہ بات تمہاری تو جب سچی ہو کہ عورت کا بھی فکر

نکاح کرو اور اوسکو سمجھاؤ باوجود اس سب کے بھی نہ مانے تو البتہ
گنجایش اس تقریر کی ہی اور یہہ تو کہو کہ کسی کواری لڑکیکی طرف یہہ
خدشہ نہین گذرتا کہ شاید اسکا دل نکاح کو نچاہتا ہو یا اس شخص
خاص سے نچاہتا ہو کسی قرینہ ہی سے معلوم کرین اسواسطے کہ
ایسا ہنو کہ شرم شرم مین لگے پر چھری رکہدی جائے یہہ تو کسیکو وہم
بھی نہ گذرتا ہوگا بلکہ اوسکا نوجوان ہونے سے پہلے ایسا فکر
نکاح ہر چہوٹے بڑیکو پڑتا ہی کہ اوسکو مثل فرض کے جانتے ہین
بلکہ زبان زد خاص و عام کے ہی کہ اللہ تعالے لڑکی کے قرض
سے ادا کروا دے مگر یہہ رانڈ ہونے مین عجب تاثیر ہی کہ یہہ
حاجت ہی دل سے نکل جاتی ہی کوئی بھی کسی رانڈ سے نہین پوچھتا
کہ تیرا نکاح کردین گویا یقیناً جان لیتے ہین کہ اسکو اب حاجت
ہی نہین رہی لیکن یہہ تاثیر خاص ہندوستان کی بعضی قوموں مین
شاید رکھی گئی ہی کیونکہ سوائی ہندوستان کے تمام دنیا مین شریف
بھی رہتے ہین بلکہ بعضے عرب والے بڑی بڑی سندین اپنے
نسب کی رکھتے ہین اور عورتین انکی نکاح دوسری بار تیسری بار

کرتی ہین اورکوی اس مصیبت دین و دنیا کی مین گرفتار
نہین الن ہندوستان کے بیوقوفون پر بڑا شیطان نی چہاپا
مارا کر دین و دنیا سے کہو دیا ذلمین تو سبکی گذرتا ہوگا کر تماشہ
تبہی کبہی اور واقع مین اوس بیچاری رانڈ پر کیا کیا قہر گذرتے
ہین کہ سب کنبے قبیلہ کے مرد و عورت کو دیکہتی ہی کہ مزہ سے
کہاتے پیتے چلتے پہرتے ہین ہر ایک میان بیوی چین راحت
سے خوشوقتی کے ساتہہ گذران کرتے ہین اور یہہ بیچاری دکہہ کی
رات دن جہڑتی ہی زبان حال وقال سے ہزار نالہ و آہ کہتی
ہی کہ مجہہ سے بی نصیب کوئی نہوجیو اور یہہ تو جو ظاہر نظر
آتا ہی لکہنے مین آتا ہی اور جو کچہہ خیالات و خطرات اوسکی
جان پر گذرتے ہونگے اوسکو تو وہی جانے کیونکہ یہہ شہوت
نفسانی وہ بلا ہی کہ اسکے آگے نہ عقل باقی رہے نہ دین
چنانچہ امام غزالی رحمہ نے لکہا ہی اِنَّ الشَّہَوَاتِ اِذَا
هَاجَتْ لَا يُقَاوِمُهَا عَقْلٌ وَلَا دِيْنٌ یعنے شہوت
جسوقت جوشش مین آتی ہی نہ عقل اوسکے مقابلہ مین آسکتی ہی

اور نہ دین اور عورتو تمکو تماذین حصہ زیادہ مرد سے شہوت
ہی کیا بلا ین رات دن گذارتی ہو گی ٭ کسی عورت رانڈ کی نقل
مشہور ہی کہ اوسنے جب بوڑہی ہوی تو یہہ بیان کیا کہ مجھکو
جوانی میں یون خیالات دلمین گذرتے تہے کہ اس ساری بستی
پر ایسی تباہی پڑے کہ انکو کوی لوٹ مار کر پکڑ لیجاوین اور مین
بہی اون سب مین پکڑی جاؤن تا کہ نوبت مرد کے ملنے کی پہنچے
اس بات کے سچ ہونے پر دل گواہی دیتا ہی پہر یہہ جان
لو کہ جو عورت رانڈ ہو جاتی ہی اگر وہ بسبب شرم و حیا کے
زنا سے بچی ہی تو خیالات سے بچنا محال ہی یہہ سب دلکی
لگی باتین کہول کہول کر کہدی گئی ہین اپنے دلمین ہر ایک
خوب جانتا ہی چاہے زبان سے کہے یا نہ کہے دوزخ کی راہ پر
چلے جاتے ہو اور مین محض خیر خواہی اور حق اسلامی سمجہہ کر
تمہاری خدمت مین بار بار عرض کرتا ہون کہ خدا کے واسطے
یار و دیدہ و دانستہ دوزخ مین مت گرو ہر چند رسوائی اور
ذلت ہی دنیا داروں کے نزدیک تمکو ہوی پہر خیر اس جابر ذلکی

ذلت اوٹھالو اور ابد الاباد کو مت اپنی تئین برباد کرو اور یہہ جان لو کہ قیامت کے دن ذات برادری اپنا بیگانہ کوئی بہی ساتہی نہوگا بہر کیا کروگے اور جو لوگ کہ تم مین سے رئیس اور بڑے قابو والے یا بڑے کنبی والے ہین اونکی خدمت مین یہہ عرض ہی کہ خدا تعالی نے تمکو دنیا مین بڑی عزت اور بڑائی دی ہی ہم یون چاہتے ہین کہ آخرت مین بہی تمہاری سرداری اور عزت بنی رہے ایسا نہو کہ یہہ خواب کی سی بادشاہت دنیا کی زندگانی بہر بہرت کر پہر تم ہمیشہ کو خواری اور ذلت مین گرفتار رہو آج تمکو حق تعالی نے وہ رتبہ دیا ہی کہ تم جس بات کو عمل مین لاؤ تو تمہارے ساتہہ اور بہت سے لوگ عمل کرین اون سبکو اپنے اپنے عمل کا ثواب ملے اور تمکو اپنے عمل کا بہی ثواب ملے اور اون سبکے برابر ثواب زاید ملے اس نعمت کو برباد نکرو ورنہ سبکے گناہ بغیر تم بہی گرفتار ہو جاؤگے چنانچہ جب آنحضرت نے روم کے بادشاہ کو خط بہیجا تو اوسمین یہہ لکہا اَسۡلِمۡ تَسۡلِمۡ يُؤۡتِكَ اللّٰهُ اَجۡرَكَ مَرَّتَيۡنِ

فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ یعنی اسلام
قبول کر سلامت رہیگا تو عذاب دین دنیا کے سے دیگا تجکو
اللہ تعالی ثواب دوہرا پس اگر نہین مانیگا تو تجپر گناہ
سب رعیت کا ہوگا یہہ روایت بخاری مین موجود ہے
فرعون کو حضرت موسی نے کہا کہ اگر تو میری بات مان لے تو
مین ساری عمر کی بادشاہت مع تندرستی کے اور آخرت مین
جنت اللہ تعالی سے لی دونگا چونکہ وہ بدبخت تہا نہ سمجہا آخر
دین و دنیا دونو تلف کردین حق تعالی ہمین تمہین سبکو ایسی
بدعقلی سے محفوظ رکہے دیکہو تو اگر اس بات کو چار احمقونکی
لحاظ سے نکروگے تو سوا اسکے نہین کہ یہہ دنیادار بیوقوف
تمکو عیب و طعن نکرین گے اور سو باتین بہلی بری تمہارے
حق مین کہتے رہین گے لیکن اللہ تعالی کے غضب مین ضرور
گرفتار ہوؤگے اور اگر اللہ و رسول کے کہنے پر نظر کرکے
ایسی کام مین جرات کر بیٹہو گے تو اللہ بہی راضی ہوگا
اور ہزاروں دین دار بہی تمکو آفرین اور تحسین کرین گے

بالعزمی

بالفرض اگر جناب میو فو قون نے برا ہی کہدیا تو کیا ہوگا بلکہ یہہ
برا کہنا اور تمہارے درجے بڑہا دیگا اور بدکار تو ہمیشہ اچھی
لوگونکو برا ہی کہتے رہی ہین مگر قیامت کے دن یہہ بہی اپنا عوض لے
لین گے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَا
نُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا
بِھِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ یعنے تحقیق بدکار ٹہٹہے بازی کرتی
تہے ایمان والون سے یعنے دنیا مین اور جب گذرتے مومن
اونپر چشمک زنیان کرتے تہے بدکار مومنون پر اسکے آگے
اور حال کافرونکا بیان فرماکر فرمایا فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ ۝
بس اوسدن یعنے دن قیامت کے ایمان والے کفار سے
ہنسین گے تختون پر بیٹہے ہوئے دیکہتے ہونگے یعنی کفار
عذاب مین ہون گے اور مومن اپنے مکانونمین تختون پر
بیٹہے ہوئے دیکہتے ہونگے اور ہنستے ہونگے جیسے وہ دنیا
مین اون پر دیکہہ دیکہہ کر ہنستے تہے اور ٹہٹہے بازی

اور جسطرح زبان کرتے تہے ؛ ہماری تو یہی حق تعالی سے
دعا ہی کہ تمہین اللہ تعالی ایسے نیک کامون کی توفیق دے
کہ یہہ تمہاری سرداری جون کی تون قیامت کو بہی بنی رہے
اور جو بہائی مسلمان غریب اور بی مقدور ہین اونکی خدمت
مین یہہ عرض ہی کہ تمہارے دلومین جو یہہ بات سمارہی ہے
کہ یہہ کام جو کوئی بڑی عزت والا رئیس کرے تو ہم بہی کرین
ورنہ ہمارے کیئے سے کیا ہوتا ہی ذرا غور تو کرو
کہ تم ایمان خدا اور رسول پر لائے ہو یا بڑے آدمیون پر
یہہ جان لو کہ کوئی کسیکی گور مین نہین جانیکا بڑے آدمی
تو ہمیشہ دین مین چہوٹے ہوتے ہین تم کیا یون چاہتے ہو
کہ دنیا مین جیسے بسبب غربت کے تم بی مقدور رہتے قیامت
کو بہی ذلیل ای رہو یہہ تو بڑی بدنصیبی ہی کہ دین و دنیا دونو
خوار ہون اسبات مین اونکی پیروی نکرو تم اللہ کی رضامندی
مین قدم نکالو تاکہ کل کو قیامت کے دن تم سردار ہوگی
بہلا یہا نکی سرداری کہ محض گمراہی تہی نہ ملی تو وہا نکی سرداری

تو ملے اور ہمیشہ دین مین غریب لوگ پہلے داخل ہوتے
رہے ہین اسیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
طُوبٰی لِلغُرَبَاءِ یعنے خوشحالی ہی غربا کے لیئے کہ ابتدا
اسلام مین بہی تائید دین کی انہون نے کی اور آخر کو بہی دین
انہین رہ جائیگا اور اسی سبب سے یہہ فضیلت انکی آئی
ہی حدیث شریف مین کہ فقرا اغنیا سے پانسو برس پہلے
بہشت مین داخل ہونگے تم ان دنیا دارون کے پیچہے مت لگو
ورنہ جیسا تمکو دنیا مین حقیر جانتے ہین آخرت مین بہی دوزخ
مین ڈلوا کر حقیر اور ذلیل کروا دینگے یہہ سمجہو کہ دنیا مین تو
سرداری نہ ملی آخرت کی بڑائی تو ملے اور اصل بڑائی آخرة
ہی کی ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ یعنے عیش جو ہی سو وہ
عیش آخرت ہی کا ہی یہہ بڑی قسمت والونکو ملتا ہی لذیذ چند
طمع ہر کوئی کرتا ہی مگر خوش قسمتی جسکو دلا دی اوسیکو ملے
یہودی مدینہ کے پہلی کتابوں سے خبر پاکر ہمیشہ انصار و نسے

کہا کرتے تہے کہ اب آخر زمانہ کا بنی پیدا ہوگا تو ہم اوسکے
مقرب ہونگے جب بنی صاحب آئے تو قسمت نے پانسا
اولٹ دیا یہانتک کہ یہود یونکو شیطان نے گمراہ کردیا
اپنی برائی مین آگئی اور بنی کی بات نمانی دنیامین بہی انجام کار برا
ہوا اور آخرت تو برباد ہی گئی اور انصار یون سنے
اتباع رسول کا کیا دنیامین بہی عزت پائی اور آخرت کی
سرداری بہی ہاتہہ آئی سنو یارو یہہ دولت دین دنیا کی
رسول کی اطاعت مین ہاتہہ آتی ہے دنیا کی سرداری اور
غریبی پر موقوف نہین اس دولت کو لوٹنا ہی تو لوٹو
پہر بجز افسوس و حسرت کے کچہہ ہاتہہ نآویگا ہمنے تو ہر طرحسے
تمکو کہول کہول کر سنا دیا محض تمہاری خیر خواہی کے لئے یہہ
تمام جانفشانی کی ہی اب آگے تم جانو وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا
الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا ظَاہِرًا
وَبَاطِنًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ
اَبَدًا اَبَدًا ۝

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ عروس المومنین تصنیف مولوی
محمد قطب الدین سلمہ اللہ تعالی شاگرد مولانا اسحاق مرحوم
مغفور در مطبع دار السلام دہلی بسعی
عنایت حسین دفعہ ثانی مطبوع
گردید سنہ ۱۲۶۵ ہجری
نبوی صلعم